طٰہٰ

شاعر

مولانا سید محضر علی محضر جعفری وقاری مداری

پیش کردہ

للّٰہی شاہ، غلام نبی شاہ مہاراسٹرہ

طٰہٰ

شاعر

مولانا سید محضر علی محضر جعفری وقاری مداری

پیش کردہ

للّٰہی شاہ، غلام نبی شاہ مہاراسٹرہ

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں

نام کتاب : تحفۂ زائرین

شاعر : مولانا سید محضر علی وقاری مداری

اشاعت : جنوری ۲۰۱۹ء (دوسری بار)

طباعت : المدار آفسٹ، کانپور

تعداد : ایک ہزار (۱۰۰۰)

کمپوزنگ : المدار آفسٹ، کانپور

قیمت : ۵۰/روپیہ

ملنے کا پتہ

خانقاہ وقاریہ مداریہ مکنپور شریف، ضلع: کانپور نگر

Mob.: 9935586434

سوانحی اشارے

زندگی کا پہلا دن	جنوری ۱۹۵۸ء
نام	محضر علی
تخلص	محضر
کنیت	ابوالانعام
مرشد و والد	قطب عالم مولانا ابوالوقار سید کلب علی جعفری مداری
نسب	فاطمی حسنی حسینی
آبائی وطن	حلب موضع (چنار) ملک شام (سیریا)
سکونت	مکنپور شریف ضلع کانپور، یو۔پی (الہند)
شاعرانہ تلمذ	علامہ نیاز مکنپوری و حسان الہند ادیب مکنپوری
مرکزِ عقیدت	حامل مقام صمدیت، واصل مقام محبوبیت حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدارؒ
علمی کاوشیں	تاریخ مدار عالم، (اردو و ہندی) مدار کا چاند (ہندی) میم سے میم تک، حلب کا چاند، کراماتِ قطب المدار

فہرست مزامین

عنوان	صفہ نمبر
بصد احترام	
دیار ہوش	
طیبہ کی نعمتیں	
ماں کی دعا	
مجبوری	
پنجتن کا سفینہ	
چشم تصورات	
حاصل صنعت	
نظر کرم	
درود وسلام	
آئینہ عالم	
منصب محبوبیت	
گیسوئے احمد	
قرآن کی تفسیر	
غلام مصطفیٰ	
خلوص دل	
منظروں کی دل کشی	
عرش کے مہمان	
عطر بیزی	
نعت گوئی	
دیدار جمال	
گیسوئے احمد	
شہر حبیب خدا	
روح الامیں	
ابر کرم	
پار اترنے کی صورت	
عظمت مصطفیٰ	
مدینے کی طرف چل	
نقطۂ محبت	
آتش فرقت	
ادائے مصطفیٰ	
ضعیفہ کا حوصلہ	
حضوری کی تمنا	

فہرست مزامین

عنوان	صفہ نمبر
سینہ بسینہ	
غوث ومدار	
بدر کامل	
اوس وخزرج	
چراغ امید وبیم	
دیدار حرم	
جذبۂ عشق رسول	
وہ بھی اتنی رات گئے	
طیبہ کا مقدر	
فرشتوں کا رشک	
نبی کا بچپن	
دیدار	
طیبہ کی شان	
تمہرو سہارا ہے	
نرادھار جیون	
نورانی در	
مالک کا سندیش	
سہاگن	
ورق ورق	
مدادوں کی سحر	
پرچم نور	
کوئے مدار	
واجب الاحترام	
نسبت مدار	
وارث کوثر	
قطب الوریٰ	
آئینۂ دل	
جمال مصطفیٰ کا آئینہ	
مدینے کا ٹکڑا	
تحصیل سعادت	
نعمات معرفت	
مخالف دیکھ لیں	
تاب تصور	

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
رحمت پروردیگار	78	مدار کی جالیاں	100
روئے مدار	79	مصروف دعا	101
حاصل جستجو	80	قطب دوعالم آئے	103
اناشمس الافلاک	81	مرادوں کی چادر	104
زہرہ کے پیارے	82	دم دم زندہ شاہ مدار	105
شمع رسالت	83	شمع امید	107
حسرت دیدار	83	ولیوں کے سردار	108
ظرف طلب	84	غریب نواز	110
گلشن جنت	85	خواجہ کے شہر میں	111
لبریز جام	86	بھتر کوسلام	112
نقاب رخ	87	بنائے حرمت کعبہ	113
کرم کی گھٹا	88	جہد عمل	114
علی کا نور نظر	89	سینہ پدر	116
جمال رخ مصطفیٰ	91	صغریٰ	117
فضائے ہند	92	انعام بقا	118
انداز ہدائت	93	حسین کی یاد	119
سہانا خواب	94	فرض کا احساس	120
وفور کرم	95	مدینے سے کربلا	121
اپنا فسانہ	96	سکینہ	122
دم مدار	97	کوفہ تری دھرتی پہ	123
نسبت کے تار	99	غوث اعظم	125

دم مدار　　خوشخبری　　بیڑا پار

ایک　　نظر　　ادھر　　بھی

دارالعلوم گلشنِ شاہ مدار= رجسٹرڈ نمبر تھانے E=1010

ایک مرکزی ادارہ ہے جس کی داغ بیل = ۱۴۴۰ھ =شوال المکرم مطابق ۲۰۱۸ء میں پڑی ہے جسکے بانی وسرپرست پیر طریقت رہبر شریعت علامہ ومولانا الحاج سید محضر علی جعفری مداری سجادہ نشین آستانہ عالیہ مداریہ مکن پور شریف ہیں۔ جس میں مقامی وبیرونی طلباء بکثرت موجود ہیں مختلف صوبے سے آکر دارالعلوم ھٰذا میں اپنی علمی تشنگی بجھارہے ہیں۔ انکی تعلیم وتربیت کیلئے باصلاحیت اساتذہ سرگرم عمل ہیں۔ دارالعلوم ھٰذا میں تعلیمی شعبہ جات مختلف ہیں۔ مثلاً حفظ وقرأت مع تجوید کا مکمل کورس ہے بچوں کے قیام وطعام علاج ومعالج وغیرہ کا معقول انتظام ہے۔ آپ تمامی حضرات سے گذارش ہے کہ خصوصاً سلسلہ عالیہ مداریہ کے متوسلین مریدین ومعتقدین سے مخلصانہ اپیل ہے کہ مبارک موقع پر صدقات فطرات زکوٰۃ عطیات وچرم قربانی وغیرہ سے دارالعلوم کی امداد فرماکر ثواب دارین حاصل کریں۔ پتہ مدار چال دارالعلوم گلشنِ شاہ مدار شیواجی نگر ونوتھا پاڑہ پلھار نالاسوپارہ (ایسٹ) تعلقہ وسی ضلع پالگھر مہاراشٹر۔ پیش کردہ للہی شاہ غلام نبی شاہ فون نمبر۔ 9975551522,7709675577

انتساب

علامہ نیاز احمد صاحب نیاز مداری

اور

علامہ سید معزز حسین صاحب ادیب مداری مکنپوری

کے نام

جن کے فن عروض نے

ہمارے مجسمہ شاعری کو

روح عطا کردی۔

اور

اپنی ننھی بیٹی طلہ کے نام جس کے کچّے لفظوں سے

گلاب کی خوشبو پھوٹتی ہے۔

سید محضر مداری

بصد احترام

(نعت)

کہاں یہ زرّہ کہاں مہر دو جہاں کو سلام
زمیں کی پستیاں کرتی ہیں آسماں کو سلام
مہک نے انکی دو عالم عطر بیز کیا
بہاریں کرتی ہیں طیبہ کے گلستاں کو سلام
تیری وجود سے قائم ہے دو جہاں کا وجود
زمانہ کیوں نہ کرے وجہ کن فکاں کو سلام
یہ مہر و ماہ بصد احترام کرتے ہیں
ترے ہی پاؤں کی پر نور کہکشاں کو سلام
وہ جس نے بخشا ہے تشنہ لبوں کو آب حیات
ادب سے کیجئے اس بحر بے کراں کو سلام
خدا کے گھر کے منارے بھی کرتے ہیں شاید
سنہری جالی ہے جس کی اس آستاں کو سلام
عرب کے دور جہالت میں میہماں کے لئے
بچھادی جس نے ردا ایسے میزباں کو سلام
غلام قوموں کو بخشی ہے جس نے آقائی

پڑھو درود کرو ایسے مہرباں کو سلام
بصد خلوص عجز و نیاز بھیجا ہے
بھکاریوں نے شہنشاہ انس وجاں کو سلام
کہاں دیار مدینہ کہاں تو اے محضر
جو ہجر طیبہ میں نکلی تھی اس فغان کو سلام

دیار ہوش

(نعت)

بھروسہ پل کا نہیں یہ گھڑی ملے نہ ملے
چلو مدینے یہ موقع کبھی ملے نہ ملے
تو جذب شوق کو اپنا بنا رفیق سفر
سفر طویل ہے ساتھی کوئی ملے نہ ملے
سرنیاز ہر اک گام پر لٹا سجدے
تجھے مدینے کی پھر یہ گلی ملے نہ ملے
در نبی پہ حضوری کے واسطے مجھ کو
جنون عشق ہے کافی کوئی ملے نہ ملے
حضور جس میں ہوں بالیں پہ جلوہ گر مالک
ملے وہ موت مجھے زندگی ملے نہ ملے

دیار ہوش میں دیوانگی ملے نہ ملے
نہاں کیوں نہ ہو دید جمال خضری سے
کہ دل کو پھر کبھی ایسی خوشی ملے نہ ملے
سنا دے جھوم کے اشعار نعت اے محضر
کہ پھر فضائے دیار نبی ملے نہ ملے

طیبہ کی نعمتیں (نعت)

جو بھی مرے حضور کے در کے قریب ہیں
یہ سوچیے وہ کتنے بڑے خوش نصیب ہیں
آنکھوں سے اپنی موتی لٹاتے ہیں عشق کے
کہنے کو ان کے چاہنے والے غریب ہیں
خنجر گلے پہ پھر بھی ہے سجدے کی آرزو
آقائے کائنات کے پیارے عجیب ہیں
کوئی مسیح، کوئی کلیم اور کوئی خلیل
لیکن مرے حضور خدا کے حبیب ہیں
ہیں تم میں چھوڑ جاتا ہوں قرآن واپنی آل
وہ کہتے ہیں جو دین کے پہلے خطیب ہیں
لائیں وہ کیا نگاہ میں جنت کی راحتیں
طیبہ کی نعمتیں جنہیں محضر نصیب ہیں

ماں کی دعا (نعت)

صبا نے آ کر دیا یہ مژدہ حضور طیبہ بلا رہے ہیں
سلام رخصت تجھے تمنا حضور طیبہ بلا رہے ہیں
نہ آمرے پاس فکر دنیا حضور طیبہ بلا رہے ہیں
نہ رو کے کوئی بھی میرا رستہ حضور طیبہ بلا رہے ہیں
جبیں کو اپنی قدم بناتا نظر نظر کو ادب سکھاتا
کہ دیکھنا ہے جمال خضریٰ حضور طیبہ بلا رہے ہیں
بڑھاپا آقا نے تیرا رجبہ قبول ہو گا ہر ایک سجدہ
چمک اٹھا ہے ترا ستارہ حضور طیبہ بلا رہے ہیں
نگاہِ سردار انبیاء میں بس اک یہی قیمتی ہے تحفہ
سنبھال کر رکھ دل شکستہ حضور طیبہ بلا رہے ہیں
عجیب تر عشق کا چلن ہے کہ چال میں والہانہ پن ہے
بلال نے خواب میں جو دیکھا خصور طیبہ بلا رہے ہیں
میں عاصی اور رحمتوں کا زینہ کہاں یہ محضر کہاں مدینہ
دعا ہے ماں کی کرم خدا کا حضور طیبہ بلا رہے ہیں

مجبوری (نعت)

کب تک یہ کہہ کر ہم آقا اپنا دل بہلائیں گے
اب کے امیدیں راس آئیں گی اب کی مدینے جائیں گے
عظمت آقا کے سب منکر آگ میں ڈالے جائیں گے
جو ہیں وفادارانِ رسالت وہ کوثر چھلکائیں گے
کیسی تپش اور کیسی گرمی منہ کو چھپائے گا سورج بھی
سر پہ گنہگاروں کے وہ گیسو حشر میں جب لہرائیں گے
لگ جائے گا پار سفینہ ڈوبنے والے وہ ہے مدینہ
جب ان کو تو دے گا دہائی طوفاں خود کترائیں گے
کیسی دوری کیا مجبوری دیں گے جب آقا اذنِ حضوری
پہنچیں گے ہم اڑ کے مدینہ ایسے بھی دن آئیں گے
آنکھ میں جو غم کے بادل ہیں ان کو کم قیمت نہ کہو
یہ بادل ہیں ہجر نبی کے یہ موتی برسائیں گے
مضطر ان کا ہر متوالا کرتا ہے مرنے کی تمنا
جب سے سنا ہے کنج لحد میں وہ جلوہ دکھلائیں گے

پنجتن کا سفینہ (نعت)

ے نوش ہوں ہے کتنے قرینے کی آرزو
میخانۂ نبی سے ہے پینے کی آرزو
اس عاشق رسول کی نسلیں مہک اٹھیں
تھی جس کے دل میں ان کے پسینے کی آرزو
جب سے رسول پاک نے ہیں رکھ دئے قدم
جنت بھی کر رہی ہے مدینے کی آرزو
کافی ہے مرے دل کے لئے عشق مصطفیٰ
کیا پوچھتے ہو کیسے ہے جینے کی آرزو
آنکھوں کے سامنے ہے سمندر گناہ کا
رکھتا ہوں پنجتن کے سفینے کی آرزو
اک سمت میرا ذہن ہے اک سمت میرا دل
مکے کی ہے تلاش مدینے کی آرزو
یوں دل کو عشق سرورعالم کی ہے طلب
جیسے کرے انگوٹھی نگینے کی آرزو
شاید کیا ہے یاد دیار رسول نے
بے چین کر رہی ہے مدینے کی آرزو

بو جہل چاہتا تھا نہ ہو دین کا فروغ
پوری نہ ہو سکی یہ کمینے کی آرزو
قطب المدار طیبہ سے جو لے کے آئے ہیں
مخضر ہے مجھکو ایسے دفینے کی آرزو

چشم تصورات (نعت)

کتنا کرم ہے دیکھئے مجھ پر حضور کا
مشہور میں غلام ہوں گھر گھر حضور کا
محفوظ وہ رہے گا قیامت کی دھوپ سے
دامن رہے گا جس کے بھی سر پر حضور کا
اس بات کا کلام الٰہی گواہ ہے
ہو گا نہ ہو سکا کوئی ہمسر حضور کا
چشم تصورات کے قربان جائے
روضہ ہے میرے سینے کے اندر حضور کا
آقا اگر بلائیں تو ہو حاضری نصیب
ہر چند یہ غلام ہے بے زر حضور کا
دونیم ماہتاب اشارے میں آفتاب
اور کرتے ورد کلمہ ہیں پتھر حضور کا

جب جا کے لامکاں سے آئے مکاں میں
جلتی تھی کنڈی گرم تھا بستر حضور کا
چومیں قدم نہ کیسے دو عالم کی رفعتیں
ادنیٰ سا اک غلام ہے محشر حضور کا

حاصل صنعت (نعت)

روحِ کونین ہے قربان مدینے والے
مرحبا کتنے ہیں ذیشان مدینے والے
رفعتِ اوج ہر امکان مدینے والے
حاصل صنعت رحمان مدینے والے
میں بھی پہنچوں کبھی طیبہ میں بھکاری بن کر
میرے دل میں ہے یہ ارمان مدینے والے
کس تجمل سے سر عرش بریں پہنچے ہیں
بن کے اللہ کے مہمان مدینے والے
میری جانب بھی کبھی اٹھے عنایت کی نظر
میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے
سیل طوفاں حوادث کا ہمیں کیا خطرہ
جب ہمارے ہیں نگہبان مدینے والے

مدحت پاک میں دے اپنی زباں کو جنبش
آدمی کا نہیں امکان مدینے والے

رحمتیں آپ نے برسائیں گنہگاروں پر
آپ کا کتنا ہے احسان مدینے والے

مطمئن دل ہے مرا روزِ جزا سے محشر
میری بخشش کے ہیں سامان مدینے والے

نظر کرم (نعت)

نہیں دنیا میں ہے کوئی ہمارا یا رسول اللہ
سہارا یا رسول اللہ سہارا یا رسول اللہ

ہے گردش میں مقدر کا ستارا یا رسول اللہ
بس اک نظر کرم ہم پر خدارا یا رسول اللہ

دیا ہے آپ نے اس کو سہارا یا رسول اللہ
کسی نے آپ کو جس دم پکارا یا رسول اللہ

مدینے کی طرف جاتا ہوا جب کوئی ملتا ہے
تڑپتا ہے دل بے کس ہمارا یا رسول اللہ

ہوئی سایہ فگن ہے اس کے سر پر رحمت باری

قیامت میں تمہیں جس نے پکارا یا رسول اللہ
میسر ہو کبھی سرکار یہ دل کی تمنا ہے
نظر کو آپ کے در کا نظارہ یا رسول اللہ
ہے محشرؔ ہند میں اور آپ ہیں گلزار طیبہ میں
کہاں تک دل کرے اس کو گوارا یا رسول اللہ

درود وسلام (نعت)

ہر اک نبی نے ان کا کیا احترام ہے
کتنا بلند میرے نبی کا مقام ہے
منکر نکیر کر نہ سکے پھر کوئی سوال
پایا جو میرے لب پہ محمد ﷺ کا نام ہے
ابھرے جو آفتاب تو حیرت کی بات کیا
ہاتھوں میں ان کے دونوں جہاں کا نظام ہے
میں پڑھ رہا ہوں نعت نبی اور بزم میں
جاری ہر ایک لب پہ درود و سلام ہے
انوارِ صبح ہوتے ہیں سو جان سے فدا
کتنی حسین ارضِ مدینہ کی شام ہے
اے گردش زمانہ نہ محشر سے تو الجھ
معلوم ہے تجھے یہ نبی ﷺ کا غلام ہے

آئینہ عالم (نعت)

علاج ہر بلائے غم ہیں کملی اوڑھنے والے
مرے مونس مرے ہمدم ہیں کملی اوڑھنے والے
کرم کی اک نظر کردیجئے صدقہ نواسوں کا
ستم دنیا کے اب پیہم ہیں کملی اوڑھنے والے
ہوئے ہیں منعکس حسن وقبا کے زاوے جس میں
وہی آئینہ عالم ہیں کملی اوڑھنے والے
زآدم تا بعیسیٰ ہر نبی نے یہ شہادت دی
خدا کے بعد بس اعظم ہیں کملی اوڑھنے والے
اسی در پر بلا لیجے خدا را اب تو محشر کو
جہاں سب کی جبینیں خم ہیں کملی اوڑھنے والے

منصب محبوبیت (نعت)

مونس و ہمدرد عالم ہیں مرے پیارے نبی
مرحبا کتنے مکرم ہیں مرے پیارے نبی
منصب محبوبیت پہ کوئی بھی فائض نہیں
سارے نبیوں میں معظم ہیں مرے پیارے نبی
اے زمانے والو مجھ کو بے سہارا مت کہو
میرے مونس میرے ہمدم ہیں مرے پیارے نبی
سنگ ریزے بول اٹھے ہاتھ میں بوجہل کے
عظمتوں والے ہیں اعظم ہیں مرے پیارے نبی
آپ کی سیرت ہی کافی ہے تسلی کے لئے
غم نہیں جو سیکڑوں غم ہیں مرے پیارے نبی
کوئی ڈھونڈے بھی تو پائے آپ کا سایہ کہاں
آپ تو نور مجسم ہیں مرے پیارے نبی
خلد میں جانے سے مختر کون روکے گا مجھے
جب شفیع ہر دو عالم ہیں مرے پیارے نبی

گیسوئے احمد (نعت)

عشق احمد میں اسیر غم ہجراں ہو کر
بیٹھا غربت میں ہوں فردوس بد اماں ہوکر
میرے آقا نے کئے چاند کے جب دو ٹکڑے
مشرکیں رہ گئے انگشت بدنداں ہو کر
دیکھنا حشر میں چھا جائیں گے رحمت بن کر
گیسوئے احمد مختار پریشاں ہو کر
جب کوئی جاتا نظر آیا مدینے کی طرف
رہ گیا دل میرا مجبور وحراساں ہو کر
چاند سورج تو اشاروں پہ محمد کے چلیں
ہائے وہ لوگ جو جھک پائے نہ انساں ہو کر
آج بھی قدموں میں دنیا ہو مسلمانوں کے
بن سکیں پیروئے سرکار جو یکجاں ہو کر
مختر اس دم مرے سرکار ترت جاتے ہیں
امتی کوئی پکارے جو پریشاں ہوکر

قرآن کی تفسیر (نعت)

جب کہ قرآن کی تفسیر ہے سیرت تیری
کیوں نہ اللہ کی طاعت ہو اطاعت تیری
تیرے سائے سے نہ میں گنبد خضرا ہٹتا
میری قسمت میں جو ہوتی کہیں قربت تیری
اک گنہگار کا دل اور ترے محبوب کی یاد
واقعی ہے مرے اللہ عنایت تیری
آسماں ہو کہ زمیں ہو کہ سر عرش بریں
میرے آقا ہے ہر اک شے پہ حکومت تیری
تیرے دل میں ہے اگر عشق محمد مضمر
تو خدا تیرا نبی تیرے ہیں جنت تیری

غلام مصطفےٰ (نعت)

جہاں قربِ اولیاء ہے جہاں الفتِ نبی ہے
وہاں کیف زندگی ہے وہاں لطف بندگی ہے
یہ جو عشق مصطفیٰ میں ملی مجھ کو بے خودی ہے
ہے یہی میری عبادت یہی میری بندگی ہے
میری زندگی میں زینت میری قبر میں ہے رونق
غم مصطفیٰ سلامت میرے پاس کیا کمی ہے
نہ جہاں میں کوئی باقی تھا وقار آدمیت
یہ حضور کا کرم ہے کہ وقار آدمی ہے
میں غلام مصطفیٰ ہوں میں مدار کا ہوں خادم
مرے اک طرف سمندر مرے اک طرف ندی ہے

خلوص دل (نعت)

جبیں میں سجدے چھپائے درِ نبی کے لئے
جنونِ شوق ہے بے تاب بندگی کے لئے
شب فراق مدینہ میں ظلمتیں کیسی
دیے جلائے ہیں پلکوں پہ روشنی کے لئے
درِ رسول پہ تخصیصِ خاص و عام نہیں
مرے حضور ہیں رحمت ہر آدمی کے لئے
لہولہان ہیں طائف میں رحمت کونین
دعا ہے پھر بھی لبوں پر ہر امتی کے لئے
رسول پاک کو کاندھوں پہ لے چلے صدیق
عروج رکھا تھا حق نے یہ آپ ہی کے لئے
دعائیں مانگ کہ مل جائے دل کو یہ نعمت
غم رسول ضروری ہے زندگی کے لئے
خلوصِ دل سے کرو ذکر مصطفیٰ مضطر
ہر اضطراب میں تسکینِ دائمی کے لئے

منظروں کی دل کشی (نعت)

ہجر طیبہ میں جب کہا طیبہ
کھنچ کے آنکھوں میں آ گیا طیبہ
ہیچ ہے پھر ہر ایک نظارہ
بس دکھا دے مجھے خدا طیبہ
دل کو کہہ کہہ کے یہ تسلی دی
دیکھ ناداں وہ آ گیا طیبہ
اور ہیں جن کے ہیں سہارے اور
ہے فقط اپنا آسرا طیبہ
باغ جنت نہ چاہئے مجھ کو
راس آئی تری فضا طیبہ
کیوں پریشان ہو اے چارہ گرو
ہر مرض کی ہے جب دوا طیبہ
دل کشی منظروں کی ختم ہوئی
دل میں جب سے سما گیا طیبہ
دونوں ہیں مرکزِ نگاہ جنوں
دل نشیں کعبہ دل ربا طیبہ

ہے ہر اک دل کی آرزو جنت
ہے مرے دل کی التجا طیبہ
تیری جنت میں جی نہیں لگتا
چلا رضوان میں چلا طیبہ
ہائے کرکے میں رہ گیا مضطر
جب چلا کوئی قافلہ طیبہ

عرش کے مہمان (نعت)

یہ جو بارگاہ رسول سے کوئی دور کوئی قریب ہے
یہ سب اپنی اپنی ہیں قسمتیں یہ سب اپنا اپنا نصیب ہے
میں مریض عشق رسول ہوں مجھے چارہ ساز سے کیا غرض
مجھے درد جس نے عطا کیا وہی درددل کا طبیب ہے
جو عمر مدینے سے دے ندا سنے کس طرح سے نہ ساریہ
کہ یہ اس عظیم کی ہے صدا جو درِ نبی کا خطیب ہے
وہ اخوتوں کا سبق دیا کہ جہان سارا پکار اٹھا
نہ ہے شاہ کوئی نہ ہے گدا نہ امیر ہے نہ غریب ہے
وہ جو بے کسو پہ ہے مہرباں ہے وہی تو باعث انس و جاں
ہے اسی کا صدقہ یہ دو جہاں وہ خدا کا پیارا حبیب ہے

ہے انہیں کے نور سے مفتخر یہ خدا جبین ابو البشر
ہو کوئی رسول ہو نبی مرے مصطفیٰ کا نقیب ہے
کبھی جلوہ فرماہیں فرش پر کبھی میہمان ہیں عرش پر
کبھی لامکاں پہ ہیں جلوہ گر یہ ادا نبی کی عجیب ہے
چلو مضطر ان کا پناہ میں تو جنوں کو چھوڑ دو راہ میں
رہے احترام نگاہ میں کہ وہ بارگاہ حبیب ہے

عطربیزی (نعت)

یہ کہتے ہیں میری انکھوں کے آنسو پاؤں کے چھالے
بہار گلشن طیبہ دکھا دے رحمتوں والے
لباس اپنا ہی کیا۔ جس کو مذاق عطر بیزی ہو
پسینے سے رسول اللہ کے نسلوں کومہکالے
صحابہ اس طرح حلقہ کئے حاضر ہیں خدمت میں
کہ جیسے چاند کو گھیرے ہوئے ہیں نور کا ہالے
نہیں اب منکروں کو منہ چھپانے کی جگہ کوئی
رسول اللہ لے کر آرہے ہیں اپنے گھر والے
فراق ارض طیبہ میں تڑپتے ہوگئی مدت
اثر لاتے ہیں دیکھیں کب دکھے دل کے میرے نالے

تجھے پھر زندگی کی الجھنیں موقع نہ دیں شاید
مقدر کا ہر الجھا مسئلہ طیبہ میں سلجھا لے
بلائیں گے تجھے اب کے برس آقا مدینے میں
دل مضطر کو محضر اس طرح تو اپنے سمجھا لے

نعت گوئی (نعت)

دل کو طواف گنبد خضریٰ سکھا ئیں گے
ہم خانہ خداکو مدینہ بنائیں گے
رسوا نہ ہونے دیں گے وہ میدان حشر میں
دامن میں اپنے رحمت عالم چھپائیں گے
مشکل ہے نعت گوئی مگر یہ یقین ہے
آقاسنبھال لیں گے جو ہم ڈگمگائیں گے
ہر لب پہ ہوگا تحفہ درود سلام کا
نعت رسول پاک جو ہم گن گنائیں گے
جب تک سوار دوش رہیں گے حسین پاک
سجدے سے سر نہ رحمت عالم اٹھائیں گے
ہنس ہنس کے جان دیتے ہیں دیوانہ رسول

جب سے سنا ہے قبر میں سرکار آئیں گے
پہنچے گا یہ بھی پاک کھجوروں کے سایے میں
محضر کے بھی نصیب کبھی جگمگا ئیں گے

دیدار جمال (نعت)

ہے جہاں بر سر پیکار مدینے والے
آپ ہی ہیں میرے غمخوار مدینے والے
فکر کونین سے آزاد نظر آتا ہے
آپ کے غم کا گرفتار مدینے والے
کاش ہوجائے میسر ترا دیدار جمال
تشنہ لب ہیں تیرے میخوار مدینے والے
موتی برساتا ہی رہتا ہے تیرا ابر کرم
تیرا دربار ہے دربار مدینے والے
ہو جسے آپ کا دیدار مدینے والے
تیر رحمت کا طلبگار مدینے والے
عرض کو پیش مسیحائے دو عالم محضر
ہم بھی ہیں آپ کے بیمار مدینے والے

گیسوئے احمد (نعت)

وہ گیسوئے احمد معنبر معنبر
مدینے کی گلیاں معطر معطر
مدینے میں ہے چشم و دل کا یہ عالم
مجلی مجلی منور منور
جسے سن کے کلمہ پڑھیں سنگ ریزے
وہ ہے گفتگو ئے مؤثر مؤثر
رسول معظم کے آنے سے پہلے
تھا ماحول کتنا مکدر مکدر
تلاش دیار نبی میں پھرا ہوں
بیاباں بیاباں سمندر سمندر
ہوئی جس کی تخلیق ہے اول اول
وہی ذات عالی مؤخر مؤخر
ہے آنکھوں میں محضر جمال مدینہ
بنا اب ہمارا مقدر مقدر

شہر حبیب خدا (نعت)

بے سہارا تھے ہم آسرا مل گیا
یعنی دامان خیر الوریٰ
اب کسی رہنما کی ضرورت نہیں
مجھ کو سرکار کا نقش پا مل گیا
میری آوارہ پائی ہوئی مطمئن
جب سے شہر حبیب خدا مل گیا
کم ہے جو ناز قسمت پہ امت کرے
باعث نازش انبیاء مل گیا
کیا کہے بد نصیبی ابو جہل کی
کوئی پوچھے عمر سے کہ کیا مل گیا
سو گئے مطمئن ہو کر شیر خدا
جب انہیں بستر مصطفیٰ مل گیا
ہیں غریبوں کی جھرمٹ میں جلوہ فگن
ہم کو آقا کا محضر پتہ مل گیا

روح الامیں (نعت)

جھکی آقا کے قدموں پہ جبیں معلوم ہوتی ہے
یہ رفعت قسمت روح الامیں معلوم ہوتی ہے

محبت آپ کی دل میں مکیں معلوم ہوتی ہے
میری تقدیر بھی صدری نشیں معلوم ہوتی ہے

جہاں پہ رکھ دیئے ہیں پاؤں سرکار رسالت نے
زمیں وہ نازش عرش بریں معلوم ہوتی ہے

کرم بے کس پہ فرما دیجئے آقا کہ طیبہ تک
رسائی کی کوئی صورت نہیں معلوم ہوتی ہے

دیار نور سے نزدیک تر ہم آگئے شاید
جھکی فرط عقیدت سے جبیں معلوم ہوتی ہے

اسی سے ماہ وانجم اکتساب فیض کرتے ہیں
مدینے کی زمیں بھی کیا زمیں معلوم ہوتی ہے

نگاہ غور سے دیکھو تو کوئی بھی عبادت ہو
ادائے رحمۃ اللعالمیں معلوم ہوتی ہے

کرم یہ نسبت سرکار کا ہے جو تجھے مضطر
مدینے کی ہر اک شے دل نشیں معلوم ہوتی ہے

ابر کرم (نعت)

دور کرنے زمانے سے ظلم و ستم
آئے شاہ امم اے شاہ امم

خشک دھرتی پہ برسانے ابر کرم
آئے شاہ امم اے شاہ امم

شرک وبدعت کا جب ہر طرف راج تھا ماہ انجم کو سمجھا گیا دیوتا
جب خدا بن گئے پتھروں کے صنم
آئے شاہ امم اے شاہ امم

قصر کسریٰ پہ طاری ہو ازلزلہ سربسجدہ ہوئے پتھروں کے خدا
کہہ اٹھے جھوم کر عرش ولوح و قلم
آئے شاہ امم اے شاہ امم

راج جبر و ستم کا جہاں سے مٹا مل گئی گمرہی کو صراط خدا
ہو گئے ہر مصیبت سے آزاد ہم
آئے شاہ امم اے شاہ امم

آج علم وفضیلت کو جاں مل گئی آج قرآن حق کو زباں مل گئی
آج کی صبح توڑا جہالت نے دم
آئے شاہ امم اے شاہ امم

مٹ چکی تھی زمانے سے انسانیت نامِ باطل کا محضر تھا حقانیت
وہ تو کہیے خدا نے کیا یہ کرم
آئے شاہِ امم اے شاہِ امم

پار اُترنے کی صورت (نعت)

جو دل میں نبی کی محبت نہیں ہے
تو کوئی عبادت عبادت نہیں ہے
ہوا ہے جو دیوانہ عشق نبی میں
اسے ہوش کی پھر ضرورت نہیں ہے
مدد میرے آقا کہ دریائے غم سے
کوئی پار اترنے کی صورت نہیں ہے
دل و جاں محمدؐ کی صورت پہ صدقہ
کوئی ایسی خلقت میں صورت نہیں ہے
زمین و فلک چاند سورج ستارے
محمدؐ کی کس پر حکومت نہیں ہے
یہ فرمادیں آقا مدینہ بلا کے
تجھے واپسی کی اجازت نہیں ہے
درِ مصطفیٰ پہ پہنچ جائے محضر
سوا اس کے اب کوئی حسرت نہیں ہے

عظمت مصطفی (نعت)

گیت یارو محمدؐ کے گایا کرو
اور عقیدت کے موتی لٹایا کرو
جب ہواؤں مدینے میں جایا کرو
نکہت مصطفیٰ لے کے آیا کرو
جب کسی کی زباں پہ ہو نام نبی
تم درودوں کی ڈالی سجایا کرو
عظمت مصطفیٰ دل میں ہو جاگزیں
اپنے بچوں کو نعتیں سنایا کرو
قافلے والے جب سوئے طیبہ چلیں
راہ میں ان کی پلکیں بچھایا کرو
مصطفیٰ تو سراپا ہیں ابرکرم
عاصیو! رحمتوں میں نہایا کرو
آرزو کا دیا جب بھی بجھنے لگے
لو حبیب خدا سے لگایا کرو
سنت مصطفیٰ تو ہے محضر یہی
دشمنوں کو گلے سے لگایا کرو

مدینے کی طرف چل (نعت)

اب دل کی تمنا ہے مدینے کی طرف چل
ایک حشر سا برپا ہے مدینے کی طرف چل

دنیا ستم آرا ہے مدینے کی طرف چل
کوئی نہیں اپنا ہے مدینے کی طرف چل

سرکار کے روضہ کا وہ پرنور نظارہ
نظروں میں مچلتا ہے مدینے کی طرف چل

اس در پہ سکوں پائے گا کیوں اے دل مضطر
دنیا میں بھٹکتا ہے مدینے کی طرف چل

دنیا کے نظاروں سے بہلتا ہی نہیں دل
نظروں کا تقاضہ ہے مدینے کی طرف چل

ہر سمت سے آتی ہیں درودوں کی صدائیں
ماحول کا منشاء ہے مدینے کی طرف چل

کیوں مضطر علی خانہ صابو میں پڑا ہے
آقا نے بلایا ہے مدینے کی طرف چل

نقطۂ محبت (نعت)

شاہ کار قدرت ہے آمنہ کی گودی میں
دو جہاں کی رحمت ہے آمنہ کی گودی میں

آدمی پہ بھاری ہے لمحہ لمحہ ہستی کا
وقت کی ضرورت ہے آمنہ کی گودی میں

ظلمت جہالت کا کیوں نہ دل دھڑک اٹھے
نورِ علم وحدت ہے آمنہ کی گودی میں

جلوہ ریزیاں جس کی ہیں جبینِ آدم میں
حق کی وہ امانت ہے آمنہ کی گودی میں

آج ہو گیا پورا سلسلہ نبوت کا
خاتم رسالت ہے آمنہ کو گودی میں

لگتا ہے سمٹ آئی کائنات مرکز پر
آج کتنی وسعت ہے آمنہ کی گودی میں

عرش و فرش سب اس کے دائرے کے اندر ہیں
نقطۂ محبت ہے آمنہ کی گودی میں

حسن یوسفی کا ایک جمیل پرتو ہے
وہ حسین صورت ہے آمنہ کی گودی میں

زندگی کو جینے کا راستہ ملا محشر
حاصلِ شریعت ہے آمنہ کی گودی میں

آتش فرقت (نعت)

ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ محبوب خدا ہو
لیکن یہ خدا جانے کہ تم کون ہو کیا ہو
کچھ مجھ کو بھی سرکار کے صدقے میں عطا ہو
سرکار میرے آپ کی عترت کا بھلا ہو
قرآن بھی جب کرتا ہے توصیف محمدؐ
پھر کیسے بھلا نعت کا حق ہم سے ادا ہو
وہ کیوں ہو کسی نعمت کونین کا طالب
سرکارِ مدینہ کے جو ٹکڑوں پہ پلا ہو
جلتے ہوئے سورج کی شعاعوں کا اثر کیا
جب سایہ فگن دامن محبوب خدا ہو
بس تھوڑی سی خاک در سرکار اڑا لا
اتنا تو کرم مجھ پہ کبھی باد صبا ہو
ممکن ہی نہیں اس کو جلا پائے جہنم
جو آتش فرقت میں مدینے کی جلا ہو

جبریل کو کس طرح سے عرفاں ہو تیرا
سمجھے وہ تجھے جو تیرے رتبے سے سوا ہو
سرکار اسے آپ کا کہتی ہے یہ دنیا
محضر سے یہ زنجیرۂ نسبت نہ جدا ہو

ادائے مصطفی (نعت)

دوریٔ طیبہ ہے کیا اور حاضری کیا چیز ہے
ہم سے پوچھو موت کیا ہے زندگی کیا چیز ہے
دل میں جس کے ہے غم طیبہ یہ اس سے پوچھئے
بے کسی کہتے ہیں کس کو بے بسی کیا چیز ہے
اپنی آنکھیں ان کے تلووں سے ہیں ملتے جبرئیل
ہے خدا بھی ان کا طالب آدمی کیا چیز ہے
حضرت صدیق اکبر ہی بتائیں گے یہ راز
دولت دنیا ہے کیا اور مفلسی کیا چیز ہے
قتل کی نیت سے آئے اور عادل بن گئے
کھل گیا سب پر کی مرضی نبی کیا چیز ہے
ایک حبشی کو دوعالم کی حکومت مل گئی
دیکھ لے دنیا کہ بندہ پروری کیا چیز ہے

کچھ دھڑکتا تھا میرے سینے میں جب طیبہ میں تھا
سوچتا ہوں وقتِ رخصت رہ گئی کیا چیز ہے

یہ رکوع محضر یہ سجدے یہ وقیام اور یہ قعود
سب ادائے مصطفیٰ ہے بندگی کیا چیز ہے

ضعیفہ کا حوصلہ (نعت)

عرش پر نورِ مصطفیٰ دیکھا
آئینہ گر نے آئینہ دیکھا

ان کو دیکھا تو بول اٹھے جبرئیل
کوئی تم سا نہ دوسرا دیکھا

رخصتی جب ہوئی مدینے سے
ہم نے مڑ مڑ کے راستہ دیکھا

نورِ خضریٰ سے لو لگائی ہے
جب بھی دل کا دیا بجھا دیکھا

جب مدینے کی یاد آئی ہے
دل کا عالم عجیب سا دیکھا

خوش ہے آقا پہ کرکے سب قرباں
ایک ضعیفہ کا حوصلہ دیکھا

دی مدینے سے آپ نے تسکین
دل جو میرا کبھی دکھا دیکھا
اپنے گھر میں حلیمہ بی بی نے
چاند جھولے میں جھولتا دیکھا
آج کی صبح آئے وہ محشر
جن کا نبیوں نے آسرا دیکھا

خضوری کی تمنا (نعت)

دونوں عالم میں جو کام آئے کچھ ایسا لکھیں
آئیے احمد مرسل کا قصیدہ لکھیں
اب کے سوچا ہے کوئی خط جو مدینہ لکھیں
حال دل لکھیں حضوری کی تمنا لکھیں
جس کو اللہ نے محبوب لکھا ہے اپنا
کچھ سمجھ میں نہیں آتا اسے ہم کیا لکھیں
غرق کردے اسے طوفان یہ ممکن ہی نہیں
جس سفینے پہ بھی ہم نام نبی کا لکھیں
آگئے رحمت کل اہل قلم سے کہہ دو
جسے لکھتے تھے وہ بطحہ اسے طیبہ لکھیں

تاب پرواز تخیل نہ قلم میں طاقت
ہوش گم کردہ ہیں کیا ساکن صدرئی لکھیں

تیرے آقا نے تجھے یاد کیا ہے مخمر
کاش خط میں مجھے یہ اہل مدینہ لکھیں

سینہ بسینہ (نعت)

تجسس میکدے کا ہے تمنا ہے نہ پینے کی
میرے ہمدم کئے جا مجھ سے بس باتیں مدینے کی

بچھونا ہے چٹائی کا شکم پر ہیں بندھے پتھر
غریبوں کو ادا سکھلا گئے سرکار جینے کی

تیرے چہرے کی تابانی سے مہر و ماہ روشن ہیں
وہ عالم کو معطر ہے کئے خوشبو پسینے کی

مشام جان و دل اپنے معطر کرتے رہتے ہیں
گلابوں میں بھی ہے خوشبو محمدؐ کے پسینے کی

بلائے موج غم نے ہر طرف سے گھیر رکھا ہے
خدا را آبرو رکھ لیجئے میرے سفینے کی

نبی سے پایا ہے سینہ بسینہ جو بزرگوں نے
ہمارے سینے میں بھی آرزو ہے اس دفینے کی

ہے اس میں سرور عالم کی الفت کی مہک مخمر
کوئی قیمت لگائے اب میرے دل کے نگینے کی

غوث و مدار (نعت)

جو کوئی غوث تو کوئی مدار ہوتے ہیں
غلام سرور دیں باوقار ہوتے ہیں

یہ کہکشاں یہ فلک اور یہ مہروماہ نجوم
ہزار جان سے تم پر نثار ہوتے ہیں

بغیر اذن لگاتے نہیں ہیں منہ سے شراب
تمہارے مست بڑے ہوشیار ہوتے ہیں

یقین رکھتے ہیں جو ان کی ناخدائی پر
وہ لوگ بحر مصیبت سے پار ہوتے ہیں

ہے ان کی آنکھوں کا ہر قطرہ گوہر نایاب
فراق طیبہ میں جو اشک بار ہوتے ہیں

جو ظلم ڈھاتی کسی امتی پہ ہے دنیا
میرے حضور بہت بے قرار ہوتے ہیں

جو سر پہ رکھتے ہیں نعلین مصطفیٰ مخمر
قسم خدا کی وہی تاجدار ہوتے ہیں

بدر کامل (نعت)

اے میرے دل یہ بتا حال تیرا کیا ہوگا
سامنے آنکھوں کے جب گنبد خضریٰ ہوگا

وہ جہاں نور شب و روز برستا ہوگا
ہاں وہی جنت دل گنبد خضریٰ ہوگا

خواب میں جس نے بھی سرکار کو دیکھا ہوگا
خواب جھوٹا نہیں ہو سکتا وہ سچا ہوگا

جس نے آقا کے پسینے کو لگایا ہوگا
نسل کا اس کی ہر ایک فرد مہکتا ہوگا

رب نے تخلیق کیے جس کے لئے دونوں جہاں
سوچئے کیا کوئی اس کے لئے پردہ ہوگا

قبر میں راج اندھیروں کا تو ہوگا لیکن
ان کے آنے سے اجالا ہی اجالا ہوگا

سچ بتا کیسے تھے آقا میرے بدر کامل
تونے تو سرور کونین کو دیکھا ہوگا

غم اسے اپنی یتیمی کا نہ ہو گا محشر
جس کے سر پر میرے سرکار کا سایہ ہوگا

اوس و خزرج (نعت)

ابر اخلاص کے ہر طرف چھا گئے
آگئے آگئے مصطفیٰ آگئے

اوس و خزرج کے دل کی کدورت مٹی
عالم کفر میں پڑگئی کھل بلی

رومی اور پارسی سن کے گھبرا گئے آگئے اگئے مصطفیٰ آگئے

آفتاب عرب سے جو پھوٹی کرن جگمگانے لگی انجمن انجمن
دل جو تاریک تھے روشنی پا گئے آگئے اگئے مصطفیٰ آگئے

اس جہاں سے بلندی وپستی مٹی اور زمیں آسماں کے گلے مل گئی
ہر طرف پرچم امن لہرا گئے آگئے اگئے مصطفیٰ آگئے

مومنوں کو ملا قرب اللہ کا اولیاء کو ملی دولت بے بہار
انبیاء ورسل مدعا پاگئے آگئے اگئے مصطفیٰ آگئے

غم کی تاریکیوں کو ملی روشنی بھیگی آنکھوں سے محشر جو آواز دی
میری آنکھوں کے آنسو جلا پاگئے آگئے اگئے مصطفیٰ آگئے

چراغ امید و بیم (نعت)

خلاف آداب عشق ہو گا نہ دیکھ نظریں اٹھا اٹھا کے
یہ جلوہ گاہ حبیب حق ہے یہاں پہ چل سر جھکا جھکا کے
فراق طیبہ میں کیا بتائیں نہ جانے کتنی گزاری راتیں
چراغ امید وبیم میں نے جلا جلا کے بجھا بجھا کے
ملی ۔ جو عشق نبیؐ کی دولت یہ میرے آقا کی ہے عنایت
اسی لئے دل کو رکھ رہا ہوں ہر اک نظر سے بچا بچا کے
ہے سر میں عشق نبی کا سودا نگاہ میں ہے جمال خضری
چلیں گھٹائیں ہیں سمت طیبہ کسی کے دل کو رلا رلا کے
ہے سامنے روضہ منور مگر ہے پہرہ نگاہ ودل پہ
ہے دیکھتا جالیوں کو زائر نظر کو اپنی چرا چرا کے
ہیں جان و دل آپ کے حوالے حضور ہم کو یہ دنیا والے
سمجھ کے مٹی کا اک گھروندہ بگاڑتے ہیں بنا بنا کے
چلیں اشاروں پہ چاند سورج ہر ایک ذرے پہ ہے حکومت
اے میرے آقا یہ دونوں عالم فدا ہیں تیری ادا ادا کے
یہ دین وایمان کے لٹیرے جو بس چلے گا تو لوٹ لیں گے
متاع عشق نبی کو مخضر رکھو جہاں سے بچا بچا کے

دیدار حرم (نعت)

جذبات محبت کے اسباب بہم کرنا
آنکھوں سے گھٹا برسے تب نعت رقم کرنا
ہمدرد نہیں اپنا کوئی بھی سر محشر
سرکار کرم کرنا سرکار کرم کرنا
کچھ پھول سجا لے نا آقا کی محبت کے
اپنے دل ویراں کو یوں رشک ارم کرنا
ترسی ہوئی آنکھوں کی بس ایک تمنا ہے
سرکار عطا ان کو دیدار حرم کرنا
سرکار کی سیرت نے یہ درس دیا ہم کو
دنیا کے لئے یارو سر اپنا نہ خم کرنا
ہے دل کو یقیں آقا دامن میں چھپائیں گے
پھر کیا جو زمانے کی عادت ہے ستم کرنا

جذبۂ عشق رسول (نعت)

پیاس سے ہیں جاں بلب کچھ حوصلہ دو مصطفیٰ
انگلیوں سے فیض کے چشمے بہادو مصطفیٰ

کثرت غم میں بھی جینے کی ادا دو مصطفیٰ
درد اپنا دل کے گوشوں میں بسا دو مصطفیٰ

خانہ بے نور ہے اس کو ضیاء دو مصطفیٰ
شمع اپنے عشق کی دل میں جلا دو مصطفیٰ

جس سے آقائے زمانہ بن گئے حضرت بلال
ایسا جذبہ عشق کا بہر خدادو مصطفیٰ

گل نہ کر پائیں جسے ظلم وجفا کی آندھیاں
اک چراغ ایسا مرے دل میں جلا دو مصطفیٰ

گمرہی کی ظلمتوں نے گھیر رکھا ہے مجھے
ان اندھیروں میں ذرا سا مسکرا دو مصطفیٰ

میں کسی کے بھی سہارے کا تمنائی نہیں
بے سہارا ہوں مجھے تم آسرا دو مصطفیٰ

محو کرکے آنکھوں سے ہر منظر کونین کو
اپنی صورت کا مجھے شیدا بنا دو مصطفیٰ

وہ بھی اتنی رات گئے (نعت)

دل ایک پل آرام نہ پائے وہ بھی اتنی رات گئے
رہ رہ کر طیبہ یاد آئے وہ بھی اتنی رات گئے

رحمت عالم آپ کی یادیں کام آجاتی ہیں ورنہ
کون ہمارا جی بہلائے وہ بھی اتنی رات گئے

دن کے اجالے شرماتے ہیں ان نورانی گلیوں سے
آنکھوں میں طیبہ کھنچ آئے وہ بھی اتنی رات گئے

عشق کا مارا دل بے چارہ جب کوئی اس کا بس نہ چلا
ہجر نبی میں اشک بہائے وہ بھی اتنی رات گئے

عالم تنہائی میں آقا تیرا تصور تیرا جمال
سوئے احساسات جگائے وہ بھی اتنی رات گئے

اپنے کافوری ہونٹوں سے چومے قدم یا دے آواز
کس طرح جبریل جگائے وہ بھی اتنی رات گئے

دل میں کسک پیدا ہوتی ہے آنکھیں نم ہو جاتی ہیں
جب محضر تو نعت سنائے وہ بھی اتنی رات گئے

طیبہ کا مقدر (نعت)

پسینہ بھی مرے آقا کا رشک مسک و عنبر ہے
گذر جائیں وہ جس رستے سے وہ رستہ معطر ہے
قدم فخر دو عالم کا تیرے سینے کے اوپر ہے
مدینے کی زمیں تیرا بڑا عِلی مقدر ہے
جہاں قرآن حق اترا جہاں فرمانِ حق پھیلا
وہ کعبہ کا نصیبہ تھا یہ طیبہ کا مقدر ہے
مٹائیں گے وہی تشنہ لبی ہم تشنہ کاموں کی
بہایا انگلیوں نے جن کی رحمت کا سمندر ہے
رخ پر نور بے پردہ ہے آنگن میں حلیمہ کے
یہ منظر دیکھ کر حیرت زدہ ماہ منور ہے
چلے تھے قتل کرنے کے لئے اعجاز تو دیکھو
نبی کو دیکھ کر خم ہوگیا فاروق کا سر ہے
خدانے سارے اوصاف حمیدہ رکھ دئے اس میں
اسد اللہ ہے جو مرتضیٰ ہے اور حیدر ہے
سکندر کی شہنشاہی بھی یہ کہتی ہے اے مضطر
محمدؐ کی غلامی شانِ سلطانی سے بڑھ کر ہے

فرشتوں کا رشک (نعت)

جنت کی دل نشیں بہارو میں کھو گئے
طیبہ کے جاں فروز نظارو میں کھو گئے
لکھی بلندیاں تھیں انہیں کے نصیب میں
جو مسجد نبی کے منارو میں کھو گئے
دیوانو نے جو پالیا طیبہ کا گلستاں
چوما گلوں کو اور کبھی خارو میں کھو گئے
جب یاد آگئی کبھی زید و بلال کی
کچھ دیر ہم بھی درد کے مارو میں کھوگئے
جن کی بلندیوں پہ فرشتوں کو رشک تھا
وہ عظمت نبی کے کنارو میں کھو گئے
وہ جنت البقیع کی اللہ ری کیفیت
ہوش وحواس نوری مزارو میں کھو گئے

نبی کا بچپن

(نعت)

فرش پر فخر انس و جاں آئے عرش اعظم کے میہماں آئے
وجہِ تخلیق دوجہاں آئے رشکِ خلد کا ہے آنگن
کیسا پیارا نبی کا ہے بچپن
جس سے کونین جگمگائیں گے وہ دیا چاہئے حلیمہ کو
دونوں عالم میں سرخ روئی کا واسطہ چاہئے حلیمہ کو
آج گودی میں رب کا ہے محبوب اور کیا چاہئے حلیمہ کو
اس سواری کے اب بھی ہیں چرچے جس سواری پہ آپ تھے بیٹھے
جب حلیمہ کے گاؤں میں پہنچے بھر گئے بوڑھی بکریوں کے بھی تھن
کیسا پیارا نبی کا ہے بچپن
چہرۂ آسمان سورج کی اپنے ماتھے سجائے ہے بندیا
مانگ میں کہکشاں تو اوڑھے ہے سر پہ قوس قزح کا دوپٹہ
منظر کائنات ہے پہنے رنگ و انوار کا حسیں جوڑا
ہے سبھی کے لئے یہ آسائش یہ زمیں آسماں کی زیبائش
ہے اسی واسطے یہ آرائش جو نبی کائنات ہے دلہن
کیسا پیارا نبی کا ہے بچپن
یوں تجارت کے واسطے آقا چل دئے ملک شام کی جانب

یہ سلیقہ بھی سیکھ لے دنیا چل دئے ملک شام کی جانب
چاند تارے بھی لیکے نوری رو چلے دئے ملک شام کی جانب
دھوپ میں ریت پر جو وہ گذرے ابر کے شامیانے ساتھ چلے
کہا راہب نے یہ تو وہ گل ہیں جس سے مہکیں گے دوجہاں کے چمن
کیسا پیارا نبی کا ہے بچپن
میرے پیارے حضور بچپن میں کھیل سے دور دور رہتے تھے
دو دیکھئے تو قصور والوں میں رہ کے بھی بے قصور رہتے تھے
کسی حالت میں بھی رہیں لیکن اپنے رب کے حضور رہتے تھے
ان کے پاؤں کی ہے جہاں پچل خار کے فرش بن گئے مخمل
وہ عرب میں ببول کے جنگل عاشقوں کے لئے بنے گلشن
کیسا پیارا نبی کا ہے بچپن
آج عاجز ہے خضر کا مخزنِ علم و فن آمنہ کے آنگن میں
علم و حکمت کا ایک دریا ہے موجزن آمنہ کے آنگن میں
ناز خالق کو ہے وہ آیا ہے گلبدن آمنہ کے آنگن میں
خوش ہیں آج آمنہ و عبداللہ گھر پہ آئے ہیں خضر اور موسیٰ
آج جبریل بھی ہیں بے پردہ اٹھ گئی سرحق سے ہے چلمن
کیسا پیارا نبی کا ہے بچپن

دیدار

(نعت)

بس گئی خضریٰ کی تصویر مری آنکھوں میں
ہے مرے خواب کی تعبیر مری آنکھوں میں

چاہوں جب گنبد خضریٰ کا نظارا کر لوں
کاش پیدا ہو وہ تاثیر مری آنکھوں میں

دیکھا جب گنبد خضریٰ تو یہ محسوس ہوا
جیسے ہو حسن کی جاگیر مری آنکھوں میں

اب چھلکتا ہی نہیں پاس مرے رجس گناہ
دیکھ کر نقشۂ تطہیر مری آنکھوں میں

یہ عمر کہتے ہیں کیسے نہ کہوں میں آقا
ہے بلال آپ کی توقیر مری آنکھوں میں

یہ کہیں ناوک دیدار مدینہ تو نہیں
چبھتا رہتا ہے کوئی تیر مری آنکھوں میں

سلسلۂ عشق رسالت سے ہے جس کا مضطرؔ
آنسوؤں کی ہے وہ زنجیر مری آنکھوں میں

طیبہ کی شان

(نعت)

جب بھی کسی منزل پہ دیکھا اپنے کو ناکام
تو میں نے نعت پڑھی ہے

الجھے بالاؤں میں یوں ہم ہیں ایک ہے دل اور لاکھوں غم ہیں
جب بھی دیکھا گھیرے ہوئے ہیں رنج و غم و آلام
تو میں نے نعت پڑھی ہے

یاد مدینہ دل میں بسی ہے ورد زباں بس ذکر نبی ہے
جب بھی تصور میں لہرائی ہے طیبہ کی شام
تو میں نے نعت پڑھی ہے

ساری مصیبت دور ہوئی ہے فکر جہاں کافور ہوئی ہے
نام محمدؐ سے جب دل نے پایا ہے آرام
تو میں نے نعت پڑھی ہے

آپ کا جب کوئی ذکر سنائے آنکھ ہماری تر ہوجائے
پیارے نبی کا جب بھی کسی کے آیا زباں پہ نام
تو میں نے نعت پڑھی ہے

تیرا تڑپنا رنگ ہے لایا چل محضر آقا نے بلایا
طیبہ سے جب لوٹنے والا لایا یہ پیغام
تو میں نے نعت پڑھی ہے

تمھرو سہارا ھے

(نعت)

ندیا گہری نیا ٹوٹی دور کنارا ہے
تمھرو سہارا ہے نبی جی تمھرو سہارا ہے
گیت سنائیں کس کو من کے میت ہو تم ہی سب دکھین کے
تمھرے سوا اے شاہ مدینہ کون ہمارا ہے
تمھرو سہارا ہے نبی جی تمھرو سہارا ہے
چارو اور ہیں بادل کالے ایسے میں کس کو کون سنبھالے
پاپوں کی سن کی پروائی من دکھیارا ہے
تمھرو سہارا ہے نبی جی تمھرو سہارا ہے
واکا من کہں پر پچتائے کا سے دیا کی آس لگائے
وہ دکھیارا جس کا بیری جیون سہارا ہے
تمھرو سہارا ہے نبی جی تمھرو سہارا ہے
مشکل میں ہوں کیسے بسر ہو اب تو کرم کی ایک نظر ہو

گردش میں اے رحمت والے اپنا ستارا ہے
تمہرو سہارا ہے نبی جی تمہرو سہارا ہے
اپنے جو تھے سو بیگانے ہیں راہ کٹھن ہم انجانے ہیں
جس کا جگ ما کوئی نہیں ہے اس نے پکارا ہے
تمہرو سہارا ہے نبی جی تمہرو سہارا ہے
مجبوری کی سخت گھڑی ہے پچا کی دیوار کھڑی ہے
ورنہ دور رہے طیبہ سے کس کو گوارا ہے ت
تمہرو سہارا ہے نبی جی تمہرو سہارا ہے
پچا ہے مضطر کو نکالو اس کو بھی اپنا داس بنا لو
دو جگ اس کے پاؤں تلے ہیں جو بھی تمہارا ہے
تمہرو سہارا ہے نبی جی تمہرو سہارا ہے

نرادھار جیون

(نعت)

کب سے ترست ہے موری تجریا کیسے آؤں میں طیبہ نگریا
نور والے کی دھرتی پہ جا کے کہنا یوں چاند اے آمنہ کے
راہ رو کے ہے بیرن اندھریا کیسے آؤں میں طیبہ نگریا
کیا کہیں جو بیتا ہے ہماری دیکھ لے جو دشا ہے ہماری

کبھو آقا سے اوری بیریا کیسے آؤں میں طیبہ نگریا

چین پل بھر نہ پاوت ہیں نینا نیر ایسے بہاوت ہیں نینا

جیسے ساون ما برسے بدریا کیسے آؤں میں طیبہ نگریا

ہے نرادھار سانسوں کا جیون آقا دیکھے بنا تمہرہ آنگن

بیت جائے نہ یوں ہی عمریا کیسے آؤں میں طیبہ نگریا

جیرا بیاکل ہے ترست ہے نینا تارے گن گن کے بیتت ہے رینا

کیا ملبھو نہ اپنی ڈوریا کیسے آؤں میں طیبہ نگریا

دکھ کے سورج سے بیاکل ہے مضطرؔ درد کی دھوپ چھائی ہے سر پر

ڈال دو اپنی نوری چدریا کیسے آؤں میں طیبہ نگریا

نورانی در

(نعت)

تمہرو در نورانی جالی لاگے سہانی

پیارے نبی مورے پیارے نبی جی

پورب سے اٹھ کے کالی گھٹائیں پچھم میں جائیں

کبھو بیریا ہمرے نینوا چین نہ پائیں

تمہری برہا ما برسے موری آنکھوں سے پانی

پیارے نبی جی مورے پیارے نبی جی

کب سے دیکھی ہے اپنا جیروا کب تک رہے گا

بیری جگت ما اس دکھیا کی کون سنے گا

کس کو جا کے سناؤں میں اپنی کہانی

پیارے نبی مورے پیارے نبی جی

طیبہ نگر کا نام سنے تو آنسو بہائیں

تمہری گلی کے ذروں پہ اپنی جان لٹائیں

تمہرے در کے غلاموں کی ہے نشانی

پیارے نبی جی مورے پیارے نبی جی

وہ بیری تو اپنی اگن میں جلتا رہے گا

جائے گا دوزخ میں ایسے کو مولیٰ جنت نہ دے گا

تمہری اس جگ ما جس نے بات نہ مانی

پیارے نبی جی مورے پیارے نبی جی

طیبہ ذکر پر کب سے ہوں بیٹھا آس لگائے

اس جیون ما کاش اے مضطرؔ وہ دن بھی آئے

بیتا بچپن نہ بیتے یوں ہی اپنی جوانی

پیارے نبی جی مورے پیارے نبی جی

مالک کا سندیش

(نعت)

کوچلا ہے بگوا بگیچہ کوچلا پردیس رے
ہم تو اپنے آقا دیکھن ایسے تمہرو نوری دیس رے
کوچلاہے بگوا بگیچہ کوچلا پردیس رے
اپنا ہوش نہ جگ کی چنتا حالت ہے مستانہ
ہم کا یہ سنسار کہت ہے اب تمہرو دیوانہ
پریت ماتمہری سدھ بدھ کھوئی بدلا اپنا بھیس رے
کوچلاہے بگوا بگیچہ کوچلا پردیس رے
آسمان پر کیا چمکتا ہے بھید نہ جانے کوئے
نور ملن کو نور سے جائے رہیا جگمگ ہوئے
انبر سے جبریل ہیں لائے مالک کا سندیس رے
کوچلاہے بگوا بگیچہ کوچلا پردیس رے
ڈولے کی کب تک آشاؤں کی دکھ ساگر ما نیا
آس لگائے نین بچھائے ہم تاکت ہیں ڈگریا
کوچلے جو طیبہ نگرتو دل پر لاگے ٹھیس رے
کوچلاہے بگوا بگیچہ کوچلا پردیس رے
بس ہے وہی صدیق و عمر کا اور عثمان و علی کا

غوث کا خواجہ کا پیارا ہے داس ہے زندہ دلی کا
مانتا ہے دل سے سیدنا جو تمہرو آدیس رے
کوچلاہے بگوا بگیچہ کوچلا پردیس رے
نین ما گھومت ہے کب سے تمہری نیک دوریا
چل محضر تجھ کو ہیں بلاوت آقا طیبہ نگریا
جانے بیریا کب طیبہ سے لائے یہ سندیس رے
کوچلاہے بگوا بگیچہ کوچلا پردیس رے

سہاگن

(نعت)

اے بھی حقارت سے مٹی نہ کہیے وہ خاک شفا جو یہاں اڑ رہی ہے
یہ اس سرزمیں کی ہیں پرنور گلیاں جہاں روضۂ پاک زندہ دلی ہے
مکنپوراک سمت اک سمت طیبہ میں ہوں درمیاں اب مجھے کیا کمی ہے
مرے اک طرف ہے کرم کا سمندر مرے اک طرف فیض کی اک ندی ہے
جو انوار غوث الوریٰ بن کے چمکا وہ بی بی نصیبہ کی آنکھوں کا تارہ
نہ کیوں زندگی پاتا آقا نے اس سے کہا تھا کہ تو جان من جنتی ہے
ٹھہر جا زمانے کی گردش ٹھہر جا ابھی اور بھی دیکھنے دے یہ روضہ
نہیں مطمئن میری ذوق نظر ہے نگاہوں میں باقی ابھی تشنگی ہے

ہر اک دل میں ہے حاضری کی تمنا اسے ہر کوئی چومنا چاہتا ہے
حسیں کس قدر ہے تیرا آستانہ تری جالیوں میں عجب دل کشی ہے

جو آئے یہاں ہوتو اے آنے والو محبت کے سانچے میں دل اپنا ڈھالو
یہاں آئینہ اپنے دل کو بنا لو مدار جہاں کی نظر دیکھتی ہے

ترے نام کی سب ہی جپتے ہیں مالا نہ جانے بھرے آج کس کا پیالا
جو دولہا کو بھا جائے دلہن وہی ہے پیا جس کو چاہے سہاگن وہی ہے

جو الفاظ دل سے نکلتے ہیں محضرؔ مچلتے لبوں پہ ہیں وہ درد بن کر
مناقب کہوں مجھ کو توفیق دیجے مرے آقا میری تمنا یہی ہے

ورق ورق

(منقبت)

دربار مصطفیٰ میں سدا بار یاب ہے
قطب المدار آپ ہی اپنا جواب ہے

تو فاطمہ کی جان دل بو طراب ہے
سرکار کائنات کی تعبیر خواب ہے

تجھ سے کھلا صفاً ولایت کا باب ہے
تو مطلع حلب کا نیا آفتاب ہے

تاروں میں چاند پھولوں میں جیسے گلاب ہے

یوں اولیا میں قطب جہاں لاجواب ہے

اہل نظر سے کہہ دو لحاظ ادب رہے
اس دم جمال قطب جہاں بے نقاب ہے

اس کے ورق ورق پہ ہے تحریر دم مدار
پڑھ لیجئے کھلی مرے دل کی کتاب ہے

کہتی ہیں قطب غوری کی زندہ کرامتیں
بے شک غلام زندہ ولی کامیاب ہے

ہر سلسلہ نے آپ سے پائی ہیں نسبتیں
قطب جہاں سے سارا جہاں فیضیات ہے

حاصل ہے اس کو پشت پناہی مدار کی
محضرؔ کو اب نہیں غم روز حساب ہے

مرادوں کی سحر

(منقبت)

مرکوز ترے روضۂ عالی پہ نظر ہے
دنیا کا مجھے ہوش نہ عقبیٰ کی خبر ہے

کس طرح بھوٹیں مری پیشانی سے کرنیں
اک مہر جہاں تاب کی دہلیز پہ سر ہے

اے کاش ٹھہر جائے یہیں گردش ہستی
اب مری جمال رخ آقا پہ نظر ہے

انوار خراماں کی طرح پھرتے ہیں ابدال
کیا جانئے یہ کس کی گلی کس کا نگر ہے

سورج کی طرف اٹھ نہیں سکتی ہیں نگاہیں
دیکھے رخ روشن ترا یہ کس کا جگر ہے

طوف در سرکار سے مٹ جاتی ہے گردش
کیسے نہ کہیں ہم یہ مرادوں کی سحر ہے

لے سر پہ ادب سے مرے سرکار کی چادر
منکر جو ترے دل میں قیامت کا خطر ہے

آزاد جو ہر فکر سے ہر غم سے ہے محضر
یہ نسبت سرکار کا بھر پور اثر ہے

پرچم نور

(منقبت)

رنگ پھولوں میں بھرے ابر بہاراں چھا گیا
موسم عرس مدار ہر دوعالم آگیا

ذکر قطب دوجہاں سے مٹ گئی تیرہ شبی

بزم میں چاروں طرف نور ولایت چھا گیا

لے گئے تشریف جس خطہ میں قطب دو جہاں
پرچم نور رسالت اس جگہ لہرا گیا

ہو گیا پھر اس کا دل فکر جہاں سے بے نیاز
بے کس و مجبور دامن آپ کا جب پا گیا

جگمگا اٹھا زمانے میں جو وہ مہر حلب
منہ ستاروں نے چھپایا چاند بھی شرما گیا

قہر برسایا خدا نے اس پہ مثل سومنتہ
جب غلاموں سے ترے منکر کوئی ٹکرا گیا

پایا محضر نے در قطب دو عالم سے سکوں
زندگی کی کشمکش سے جب بھی دل گھبرا گیا

کوئے مدار

(منقبت)

ذہن ہے محو جستجوئے مدار
دل کو ہے صرف آرزوئے مدار

کوئی محروم فیض رہ نہ سکا
ہر چمن میں بسی ہے بوئے مدار

ہر طرف ہے تجلیوں کا ظہور
نور کا اک جہاں ہے کوئے مدار
روک پائی نہ گردش ایام
جب قدم بڑھ گئے ہیں سوئے مدار
ہے یہی میری خلد نظارہ
حشر میں سامنے ہے روئے مدار

واجب الاحترام

(منقبت)

آپ کا جو غلام ہوجائے
واجب الاحترام ہوجائے
آپ کے آستاں سے دور کہیں
زندگی کی نہ شام ہوجائے
ہو جو کوئی فنائے عشق مدار
اس کو حاصل دوام ہوجائے
نام میں تیرے وہ اثر ہے جسے
سن کے دشمن بھی رام ہوجائے
کیوں نہ قوموں کی جھولیاں بھر جائیں

فیض جب ان کا عام ہوجائے
زمرۂ خاص میں غلاموں کے
کاش اپنا بھی نام ہوجائے
تیری مدحت کرے جو قطب جہاں
وہ بھی عالی مقام ہوجائے
وہ سہارا نہ دیں تو دنیا میں
اپنا جینا حرام ہوجائے
اس جہاں پہ جو ہوں نہ قطب مدار
سارا برہم نظام ہوجائے
یہ تمنا ہے قسمتِ مضطر
ان کی الفت کا جام ہوجائے

نسبت مدار

(منقبت)

ولیوں کی ہے زبان پہ مدحت مدار کی
دیکھے تو کوئی شان ولایت مدار کی
اس دن سمجھ میں آئے گی عظمت مدار کی
محشر میں جب پڑے گی ضرورت مدار کی

دوزخ کا خوف ہوگا نہ احساس تشنگی
جب دیکھ لیں گے حشر میں صورت مدار کی

اہل ستم کی گرمی نگاہی کا خوف کیا
ہم پر رہی جو چشم عنایت مدار کی

اس کو حضوری در خیر الوریٰ ملی
جس کو نصیب ہوگئی قربت مدار کی

تم بے بصر ہو منکرو کیا جان پاؤ گے
اہل نگاہ کرتے ہیں عظمت مدار کی

کوثر کے جام شربت دیدار مصطفیٰ
سب کو نصیب ہوگا بدولت مدار کی

جلتا رہا ہے جلتا رہے گا وہ تا ابد
پنہا ہے جس کے دل میں عداوت مدار کی

خالی ہیں یوں تو توشۂ عقبیٰ سے ہم مگر
لے کر چلے ہیں دل میں محبت مدار کی

شکر خدا ہیں جن کے طلب گار اولیاء
محضرؔ کو ہے نصیب وہ نسبت مدار کی

وارث کوثر

(منقبت)

زمانے سے اندھیرے کو مٹا دو یا بدیع الدیں
نقاب روئے انور اب اٹھا دو یا بدیع الدیں

یہ کہتے قادری ، چشتی ، نظامی ،سہروردی ہیں
ہماری قسمتوں کو جگمگا دو یا بدیع الدیں

تمہیں ہو آل پیغمبر تمہیں ہو وارث کوثر
ہیں تشنہ لب ہمیں آب بقا دو یا بدیع الدیں

ہے طوفان بلا پھر سرکشی کرنے پہ آمادہ
مری کشتی کنارے سے لگا دو یا بدیع الدیں

بنام سنیت جو اولیاء اللہ کے دشمن ہیں
مثال سوختہ ان کو سزا دو ہا بدیع الدیں

تمہیں ہو باب شہر علم کے نور نظر مولیٰ
دل محضرؔ بھی قرآں سے سجا دو یا بدیع الدیں

قطب الوریٰ

(منقبت)

ہر زباں پر یہی تذکرہ ہے چلئے چلئے مکن پور چلئے
موسم عرس قطب الوریٰ ہے چلئے چلئے مکن پور چلئے

ہیں وہی رحم فرمانے والے ہر تمنا کو بر لانے والے
اپنا پانا اگر مدعا ہے چلئے چلئے مکن پور چلئے

کوئی روکا کرے لاکھ رستہ رک نہ پائے گا دیوانہ ان کا
کوئی چپکے سے یہ کہہ گیا ہے چلئے چلئے مکن پور چلئے

ہے قوی اپنی کرنی جو نسبت چومئے در بجسن عقیدت
یہ تو اک سنت اولیاء ہے چلئے چلئے مکن پور چلئے

دید کا ہو اگر کچھ قرینہ ہند میں بھی تو ہے اک مدینہ
دیکھنا جو در مصطفیٰ ہے چلئے چلئے مکن پور چلئے

پھوٹتی کرنیں ہیں آستاں سے ہے وہیں کی یہ دھرتی جہاں سے
چاند تاروں نے پائی ضیاء ہے چلئے چلئے مکن پور چلئے

دیکھ کر در پہ خیرات بٹتے دونوں عالم کی نعمات بٹتے
دل منافق کا بھی کہہ رہا ہے چلئے چلئے مکن پور چلئے

عرس سرکار قطب جہاں کا جس جگہ بھی نظر چاند آیا
دل پہ محضرؔ کا کہنے لگا ہے چلئے چلئے مکن پور چلئے

آئینہ دل

(منقبت)

وسیلے سے مدار دو جہاں کے جو دعا ہوگی
مرا ایمان ہے بے شک وہ مقبول خدا ہوگی

جو محبوب خدا کے لاڈلے کے زیر پا ہوگی
ذرا یہ سوچئے وہ خاک کتنی بے بہا ہوگی

مداریت کے درجے کی وہاں سے ابتدا ہوگی
ولایت کے مراتب کی جہاں پر انتہا ہوگی

اسی دربار میں آلودگی ذہن دھلتی ہے
اسی دربار سے عرفان حق کی ابتدا ہوگی

نظر روضہ پہ رکھو زائرو ہے پھوٹنے والیں
وہ کرنیں جن سے ہر آئینہ دل پر جلا ہوگی

نماز عشق پڑھنے کے لئے آئے ہیں دیوانے
قضا جو بھر کی ہے ترے در پر ادا ہوگی

مجال سرکشی کس کو غلام قطب عالم سے
مخالف ہم سے محضرؔ گردش ایام کیا ہوگی

جمال مصطفی کا آئینہ

(منقبت)

رخ روشن جمال مصطفی کا آئینہ کہیئے
مدار دو جہاں کو مظہر خیر الوریٰ کہیے

فنا کردیتی ہے امراض جسمانی و روحانی
در قطب جہاں کی خاک کو خاک شفا کہیے

وہ جس کی ناخدائی حاصل ارماں کی ضامن ہے
مدار دوجہاں کو آپ ایسا ناخدا کہیے

وہی آئے ہیں فیضان رسالت کے امیں بن کر
انہیں کی ذات کو دار و مدار اولیاء کہیے

عقیدت شرط ہے ہر آرزوئے دل بر آئے گی
درِ قطب جہاں پہ اپنے دل کا مدعا کہیے

مدار العالمیں کی جلوہ پاشی عام ہے لیکن
بصارت رکھ کے بھی جو بے بصر ہو ان کو کیا کہیے

مدار العالمیں کی عظمتوں کا جو بھی منکر ہے
وہی ہے رہزنِ ایماں نہ اس کو رہنما کہیے

مدینے کا ٹکڑا

(منقبت)

کعبہ نظر آتا ہے طیبہ نظر آتا ہے
سرکار کی جالی سے کیا کیا نظر آتا ہے

نسبت اسے حاصل ہے کوثر کی روانی سے
اے زائرو جو تم کو دریا نظر آتا ہے

ہر اہل بصیرت کو سرکار کی صورت میں
اللہ کی قدرت کا جلوہ نظر آتا ہے

دیکھے تو کوئی عالم رتبے کی بلندی کا
بندہ بھی یہاں آکر آقا نظر آتا ہے

وہ روضۂ اقدس ہے جس ارضِ مقدس پر
ہم کو وہ مدینے کا ٹکڑا نظر آتا ہے

انوارِ سیادت بھی تجھ کو نہ نظر آئے
منکر تیری آنکھوں پر پردہ نظر آتا ہے

ہے قطب دوعالم کی نسبت کا اثر محضر
جو تیرے مناقب کا چرچہ نظر آتا ہے

تحصیل سعادت

(منقبت)

ہے طلب جن کو ترے در کی طرف آئیں گے
ہیں جو پیاسے وہ سمندر کی طرف آئیں گے

قطب واغواث بھی تحصیل سعادت کے لئے
آج اس روضۂ انور کی طرف آئیں گے

جالیوں کی تو کشش اپنی جگہ پر یوں بھی
ہم تو دیوانے ہیں پتھر کی طرف آئیں گے

ان کے پیارو سے عداوت ہے تو روز محشر
لوگ کس منھ سے پیمبر کی طرف آئیں گے

میں دہائی تری دے دوں گا مدار عالم
حادثہ اب جو مرے گھر کی طرف آئیں گے

نام لے گا ترا محشر میں بھی انشاء اللہ
جب فرشتے ترے مضطرؔ کی طرف آئیں گے

نعماتِ معرفت

منقبت شریف

جلوہ فگن جو دیکھا جمال نبی یہاں
شب بھر طواف کرتی رہی چاندنی یہاں

جائے غلام ان کا کسی آستاں پہ کیوں
نعمات معرفت کی بھلا کیا کمی یہاں

ہر اک مرے کو مار کے زندہ مدار نے
دی ہے کرم سے اپنے نئی زندگی یہاں

شاہان باوقار ہوں یا کوئی خاکسار
ہیں دامن طلب لئے آئے سبھی یہاں

زندہ ولی ہیں وارث میخانہ رسول
آؤ بجھائی جاتی ہے تشنہ لبی یہاں

ہر سمت نور بار ہیں جلوے حیات کے
زندہ نبی وہاں ہیں تو زندہ ولی یہاں

جو کو کہیں سکون کی نعمت نہیں ملی
مضطرؔ اسے غموں سے اماں مل گئی یہاں

مخالف دیکھ لیں

(منقبت)

ہے ہماری زندگی ذکر مدار العالمیں
ہم نہ چھوڑیں گے کبھی ذکر مدار العالمیں

اپنے قلب مضطرب کو مل گیا صبر وقرار
آیا جو لب پر کبھی ذکر مدار العالمیں

اس گھڑی گوشِ سماعت کو ادب سکھلایئے
کر رہا ہو جب کوئی ذکر مدار العالمیں

تذکرہ غیروں کا وجہِ سورش و ہنگامہ ہے
روحِ امن آشتی ذکر مدار العالمیں

کیوں ہراساں ہو رہا ہے ظلمتوں سے میرے دل
تجھ کو دے گا روشنی ذکر مدار العالمیں

روکنا جو چاہتے ہیں وہ مخالف دیکھ لیں
ہو رہا ہے اور بھی ذکر مدار العالمیں

کاش ہو محضرؔ یہی بس زندگی کا مشغلہ
ذکرِ حق ذکرِ نبی ذکر مدار العالمیں

تاب تصور

(منقبت)

یہ وصف میرے لئے کب کسی دیار میں ہے
سکوں جو دل کو میسر ترے جوار میں ہے

جسے بھی چاہیں ولایت سے مالہ مال کریں
یہ بات قطب دوعالم کے اختیار میں ہے

لبوں پہ آتے ہی ہوتی ہیں مشکلیں آساں
نہ جانے کتنا اثر لفظِ دم مدار میں ہے

ہم اپنے تابِ تصور پہ ناز کرتے ہیں
کہیں بھی ہم ہیں مگر دل کوئے مدار میں ہے

جگر کے زخموں پہ مرہم کا کام کرتا ہے
اثر وہ ارضِ مکنپور کے غبار میں ہے

بسی ہے روضۂ اقدس میں نکہت طیبہ
نہاں نبی کی امانت اسی مزار میں ہے

شرف زمانے میں پایا ہے ان کی نسبت سے
نہیں تو ہستی محضرؔ بھی کس شمار میں ہے

رحمت پروردگار

(منقبت)

جھکتی یہاں پہ ہر نگہ ہوشیار ہے
اے دل یہ آستانہ قطب المدار ہے

یہ جان کر کہ آپ ہیں سنتے غریب کی
میرے لبوں پہ آگئی دل کی پکار ہے

آقا کی بارگاہ میں دیوانے آئے ہیں
کوئی گریباں چاک کوئی دل فگار ہے

در سے نہ خالی لوٹ کے جائے گا یہ غلام
آقا ترے کرم پہ اسے اعتبار ہے

کب دیکھیے اٹھاتے ہیں قطب جہاں نقاب
میری نگاہ شوق کو یہ انتظار ہے

روضہ کی سمت نظریں اٹھاؤ تو زائرو
دیکھو بڑی رحمتِ پروردگار ہے

ہم کو ستا نہ پائیں گے دنیا کے حادثات
سر پر ہمارے دامن قطب المدار ہے

اس کی طرف بھی نظر عنایت اٹھے حضور
مضطرؔ بھی اک نظر کے لئے بے قرار ہے

روئے مدار جہاں

(منقبت)

وہ جس نے روئے مدار جہاں کو دیکھ لیا
جمالِ سرورِ کون ومکاں کو دیکھ لیا

نہ کوئی متقی پایا حضور کے جیسا
زمیں کو دیکھ لیا آسماں کو دیکھ لیا

میں مطمئن ہوں فقط آپ کی نوازش پر
ہے بجلیوں نے مرے آشیاں کو دیکھ لیا

ترے جوار کے ہر ذرہ درخشاں پہ
نثار ہوتے مہ و کہکشاں کو دیکھ لیا

وہیں پہ سجدے کئے ہیں جنوں کے ماروں نے
جہاں تمہارے قدم کے نشاں کو دیکھ لیا

علاوہ آپ کے سرکار ہم غریبوں کا
نہیں ہے کوئی بھی سارے جہاں کو دیکھ لیا

تڑپ اٹھی جو نظر روضۂ نبی کے لئے
تو میں نے روضۂ قطب جہاں کو دیکھ لیا

پکارا دل نے مدار جہاں کو اے مضطرؔ
جو طیبہ جاتے کسی کارواں کو دیکھ لیا

حاصل جستجو

(منقبت)

بحرِ غم ہو چلا بے کراں
المدد اے مدارِ جہاں
حال دل اپنا کرنے بیاں
در پہ آیا ہے اک بے زباں
ہے سپرد آپ کے آشیاں
لاکھ چمکا کریں بجلیاں
آپ کا کوئی ثانی کہاں
آپ تو ہیں مدارِ جہاں
مل گیا حاصلِ جستجو
سامنے ہے ترا آستاں
کیا کریں گے مرا حادثے
آپ جب مجھ پہ ہیں مہرباں
پھیلی ایمان کی روشنی
ہند میں آئے قطبِ جہاں
ہم ہیں آقا غلام آپ کے
جائیں در چھوڑ کر پھر کہاں

شمع دل کے نگہباں ہو تم
لاکھ اٹھتی رہیں آندھیاں
سمتِ محشر بھی چشمِ کرم
اے انیسِ دلِ ناتواں

انا شمس الافلاک

(منقبت)

جس کا ہر سمت اجالا ہے مدارِ عالم
وہ فقط آپ کا جلوہ ہے مدارِ عالم
مرتبے میں وہ زمیں خلد سے بھی بہتر ہے
جس جگہ آپ کا روضہ ہے مدارِ عالم
آپ فرمائیں نہ کیسے انا شمس الافلاک
آپ کی شان ہی اعلیٰ ہے مدارِ عالم
عرضِ غم آپ سمجھتے ہیں یہ ہے اور ہی بات
ہم کو کیا اتنا سلیقہ ہے مدارِ عالم
تاج پہنا کے ولایت کا رسولِ کل نے
ہند میں آپ کو بھیجا ہے مدارِ عالم
مل گیا میرے سفینے کو کنارا محشر
جب زباں پہ میری آیا ہے مدارِ عالم

زہرہ کے پیارے

(منقبت)

نبی کے دلارے مدار دو عالم
ہیں زہرہ کے پیارے مدار دو عالم

کسی کا کوئی ہے کسی کا کوئی ہے
ہمارے ہمارے مدار دو عالم

غریب و تونگر تمہارے ہی در پر
ہیں دامن پسارے مدار دو عالم

رہیں گے وہی سرخرو دو جہاں میں
ہیں جو بھی تمہارے مدار دو عالم

تمہارے کرم سے ضیاء پار رہے ہیں
یہ چاند اور تارے مدار دو عالم

ہماری نظر میں وہ جنت ہے محضرؔ
جہاں ہیں ہمارے مدار دو عالم

شمع رسالت

(منقبت)

سرکار مدینہ کا پیارہ ہے وہ دیوانہ
اس شمع رسالت کا بن جائے جو پروانہ

ہر ایک کو ملتی ہے مئے عشق محمد کی
بھرتا ہے یہاں آکر ہر ایک کا پیمانہ

رخساں ہیں یہاں ہر سو انوار حقیقت کے
دیوانہ یہاں بنتا ہے واقعی دیوانہ

دنیا میں سوا تیرے جب اپنا نہیں کوئی
پھر کس کو سنائیں ہم دکھ درد کا افسانہ

جب قطب مدار عالم حامی ہیں ترے محضرؔ
پھرا تیرا مصائب سے بیکار ہے گھبرانا

حسرت دیدار

(منقبت)

پلک پہ اشک سینے میں دل بیمار لایا ہوں
غریبی کا یہ نذرانہ پئے سرکار لایا ہوں

بنا کر جذبۂ دل کو لب فریاد کی زینت
سجا کر آنسوؤں سے حسرت دیدار لایا ہوں

ہزاروں کو چھڑایا تم نے ہے غم کی اذیت سے
غموں کا بوجھ دل پر میں بھی اے غمخوار لایا ہوں

درِ قطب جہاں سے لوٹنے والا یہ کہتا ہے
نگاہوں میں بسا کر جلوۂ سرکار لایا ہوں

تمہارے ہاتھ میں ہے لاج میری اس جسارت کی
کہ لب پر غم کا افسانہ سرِ دربار لایا ہوں

سنا ہے میں نے اے محضر کہ یہ سب کے مسیحا ہیں
چھپا کر اپنے سینے میں دل بیمار لایا ہوں

ظرف طلب

(منقبت)

چمن کی اور نہ کسی لالہ زار کی باتیں
سنائیے ہمیں قطب المدار کی باتیں

ہمارے ظرف طلب کی بساط ہی کیا ہے
ہیں یہ تو آپ کے سب اختیار کی باتیں

بس ایک ہی مرے تسکین دل کی صورت ہے

کئے ہی جائیے زندہ مدار کی باتیں

یہ چاہتا ہے نہ پائے مدار سے ہو جدا
عجیب تر ہیں دلِ بے قرار کی باتیں

ادب سے کرتے ہیں سب اولیاء زمانے کے
تمہارے رتبہ تمہارے وقار کی باتیں

بشر تو کیا ہیں ملک بھی بشوق سنتے ہیں
مدار پاک کے قرب وجوار کی باتیں

اسی نے پایا ہے مقصود زندگی محضرؔ
جو کرتا رہتا ہے آقا سے پیار کی باتیں

گلشن جنت

(منقبت)

آجائے خلد دامن عصیاں شعار میں
تربت اگر مری ہو جوار مدار میں

کانوں میں جب ہے آتی صدا دم مدار کی
جھنکار اٹھنے لگتی ہے ہر دل کے تار میں

چہرے سے کب نقاب اٹھاتے حضور ہیں
چہرے سے کب نقاب اٹھاتے حضور ہیں

ہم دیر سے کھڑے ہیں اسی انتظار میں
دربار جس نے دیکھا ہے قطب المدار کا
کیا پائے گا وہ گلشن جنت بہار میں
ذلت سے اب بچائے صدقہ رسول کا
گرتے ہی جارہے ہیں مسلمان غار میں
ہم بہر نذر قطب جہاں لے کے آئے ہیں
کچھ آرزو کے پھول دل داغدار میں
دھڑکے جو دل یہاں تو مدینے میں ہو خبر
تاثیر اتنی چاہئے مجھ کو پکار میں
مالک یہی ہے دل کی تمنا کہ روز حشر
محضرؔ کا نام بھی ہو غلام مدار میں

لبریز جام

(منقبت)

بصد خلوص بصد احترام پیش کریں
چلو مدار کے در پر سلام پیش کریں
ملے جو اذن تو آقا دلوں کے نذرانے
ادب سے آپ کے در پہ غلام پیش کریں

سبھی آرزو رکھتے ہیں ہم غلاموں میں
حضور قطب جہاں اپنا نام پیش کریں
سحر مرادوں کی پاتے ہیں سب یہاں آکر
دکھوں میں ڈوبی ہوئی ہم بھی شام پیش کریں
پیام دین نبی بعد مرگ بھی یارو
غلام زندہ ولی گام گام پیش کریں
بہاریں جھوم اٹھیں مسکرا اٹھیں کلیاں
در مدار پہ ایسا کلام پیش کریں
در مدار پہ محضرؔ اسی کی قیمت ہے
ہم اپنی آنکھوں کے لبریز جام پیش کریں

نقاب رخ

(منقبت)

ہر ایک کے لب پر ہے یہ صدا ماشاء اللہ سبحان اللہ
ہے رشک جنا تیرا روضہ ماشاء اللہ سبحان اللہ
دنیا میں مثالی ہو کے رہا ماشاء اللہ سبحان اللہ
وہ صوم و دوام اور وہ تقویٰ ماشاء اللہ سبحان اللہ
سورج کی شعاعوں پر بدلی ہوتی ہے اثر انداز کہاں

پروے میں بھی ہے شان جلوہ ماشاء اللہ سبحان اللہ
شاداب ہے جو ہر ایک چمن گلزار بنا ہے اپنا وطن
یہ قطب جہاں کا ہے صدقہ ماشاء اللہ سبحان اللہ
بے آپ کے کوئی بھی عرضی جاتی ہی نہیں ہے پیش نبی
ولیوں میں یہ رتبہ کس کو ملا ماشاء اللہ سبحان اللہ
انوار کے سوتے پھوٹ پڑے جلوؤں میں نہائے دیوانے
جب تیرا نقاب رخ اٹھا ماشاء اللہ سبحان اللہ
عرفاں ہے جنہیں وہ کہتے ہیں ایسن کے ترے ہر قطرے میں
ہیں سات سمندر پوشیدہ ماشاء اللہ سبحان اللہ
مضطرؔ تو غلامِ قطب جہاں اور ان کے شفیع کون ومکاں
مضبوط ہے کتنا یہ رشتہ ماشاء اللہ سبحان اللہ

کرم کی گھٹا

(منقبت)

مانگی بہ چشم نما جو دعا جھوم جھوم کے
برسی ترے کرم کی گھٹا جھوم جھوم کے
سورج جو رنج وغم کا مرے سر پہ چھا گیا
ابر کرم ہے لائی صبا جھوم جھوم کے

شہر حلب میں آئے شہنشاہ اولیاء
ہاتف یہ دے رہا ہے صدا جھوم جھوم کے
دشوار مرحلوں میں عقیدت سے دم مدار
کہتے رہے ہم اہل وفا جھوم جھوم کے
بانٹے گا آج مستیاں میخانۂ مدار
آواز دے رہی ہے فضا جھوم جھوم کے
کرتے ہیں اے مدار ستارے ترا طواف
ہوتے ہیں مہر و ماہ فدا جھوم جھوم کے
مضطرؔ وہ صبح آمد سرکار الاماں
اور چلنا تیرا باد صبا جھوم جھوم کے

علی کا نور نظر

(منقبت)

جھکا اولیاء کا ہے سر اللہ اللہ
مدار دو عالم کا در اللہ اللہ
ملی زندگی جان من جنتی کو
دعاؤں کا تیری اثر اللہ اللہ
نظر پڑتی ہے جب ترے آستاں پر

تو کہتے ہیں اہل نظر اللہ اللہ

ہر اک لب قطب جہاں تیری باتیں
ہر اک دل میں ہے تیرا گھر اللہ اللہ

کرم سے ترے مل گئی ان کو منزل
بھٹکتے تھے جو در بدر اللہ اللہ

مجھے ہے یقیں آپ رکھتے ہیں آقا
مری دھڑکنوں کی خبر اللہ اللہ

ہیں آئے مرادوں کا دامن پسارے
حضوری میں جن و بشر اللہ اللہ

نبی سے ملا جس کو نور ولایت
علی کا وہ نور نظر اللہ اللہ

غلام مدار جہاں سوئے جنت
چلا حشر میں بے خطر اللہ اللہ

جہاں جائے ان کے چلے ہیں محضرؔ
مدار جہاں کا سفر اللہ اللہ

جمال رخ مصطفی

(منقبت)

ضیاء شمس و قمر ہے مدار عالم کی
یہ شام اور یہ سحر ہے مدار عالم کی

سدا جمال رخ مصطفی پہ رہتی ہے
بلند کتنی نظر ہے مدار عالم کی

جسے بھی چاہیں ولایت سے سرفراز کریں
نگاہ میں وہ اثر ہے مدار عالم کی

نہ چھو سکیں گے زمانے کے حادثات اسے
پناہ میں جو بشر ہے مدار عالم کی

یقین رہ حق سے بھٹک نہیں سکتا
وہ جس پہ خاص نظر ہے مدار عالم کی

مداریوں کے دلوں میں تو ڈھونڈ اے محضرؔ
تجھے تلاش اگر ہے مدار عالم کی

فضائے ھند

(منقبت)

پھر کہے کیوں نہ خوش ہو کے ہر قادری تیرے سایے میں ہم آگئے
جب کہیں کہا پیارے جان من جنتی تیرے سایے میں ہم آگئے
عرس کی رات ہے کہہ رہے ہیں سبھی تیرے سایے میں ہم آگئے
ہم کو فضل وکرم کی نہیں کچھ کمی تیرے سایے میں ہم آگئے
زندگی کی تھکن اور نہ غم کی چبھن مل گیا مل گیا دامن پنجتن
جب بفضل خدا اور بہ فیض نبی تیرے سایے میں ہم آگئے
ہو کرم اے شہا اے مدار الوریٰ ہر طرف کربلا سے قیامت بپا
دیکھ کر یہ فضا ہر طرف ہند کی تیرے سایے میں ہم آگئے
رشک ہر گلستاں اور جنت نشاں آپ کا آستاں اے مدار جہاں
ہے یہاں واقعی ہر طرف زندگی تیرے سایے میں ہم آگئے
ہو کچھ چھ یا دھرتی ہو کلیان کی وہ ہو کولار یا ارض جمن جتی
کہتے ہیں ماوری اور بہرائچی تیرے سایے میں. ہم آگئے
دور غم میں خوشی کا خزانہ ملا زلف سرکار کا شامیانہ ملا
دل کو جنت ملی روح کو تازگی تیرے سایے میں ہم آگئے

انداز ھدایت

(منقبت)

ال دل پہ ہیں دنیا کے ستم قطب دو عالم
رکھنا میری غیرت کا بھرم قطب دو عالم
حق یہ ہے کہ دنیا کی ہر اک راہ گذر میں
تاباں ہیں ترے نقش قدم قطب دو عالم
بگڑی ہوئی تقدیر سنورنا نہیں مشکل
فرما دیں اگر چشم کرم قطب دو عالم
خلوت میں ہے جلوت تیری یادوں کے سہارے
مجھ کو نہیں تنہائی کا غم قطب دو عالم
کب جانے مجھے منزل مقصود ملے گی
راہی ہوں مگر ست قدم قطب دو عالم
اللہ رے آقا ترا انداز ہدایت
بول اٹھے یہ پتھر کے صنم قطب دو عالم
ہے اس کے مقدر میں دو عالم کی بلندی
جو سر تری چوکھٹ پہ ہے خم قطب دو عالم
محشر بھی ہے مخدوم زمانے کی نظر میں
لے کر تری نگری میں جنم قطب دو عالم

سہانا خواب

(منقبت)

بچھڑ کے تجھ سے گلستاں بھی اک عذاب لگے
ترے جوار کے کانٹے ہمیں گلاب لگے
رخ مدار پہ ایسا ہمیں نقاب لگے
کہ جیسے ابر کے پردے میں آفتاب لگے
سرور عشق مدار جہاں کا کیا کہنا
نہ چھوٹے عمر میں منہ جس کے یہ شراب لگے
ہے جس پہ آپ کی چشم کرم مرے آقا
اسے حیات کا ہر لمحہ کامیاب لگے
تمہارے بحر کرم سے ہے رابطہ جس کا
اسے امنڈتا سمندر بھی اک سراب لگے
اٹھا دیں آپ جو پردہ رخ منور سے
تو پھر حقیقت کونین بے نقاب لگے
مدار دو جہاں قطب مدار زندہ ولی
ہمیں ہے پیارا تمہار ہر اک خطاب لگے
ترے جمال سے رشتہ ہے جس کی راتوں کا
نہ کیوں پھر اس کو سہانا ہر اک خواب لگے

وفور کرم

(منقبت)

خوشی میں جھومتا ہر میہماں لگتا ہے
مدار تیرا کرم مہربان لگتا ہے
ترے وجود سے قائم ہے آسمان کا نظام
تری بقا پہ مدار جہان لگتا ہے
ترے ہی بارے میں لاخوف کہتا ہے قرآں
ولاتقولوا کا تو ترجمان لگتا ہے
دکھائے آنکھیں یہ سورج کی ہے مجال کہاں
تمہارا لطف کرم سائبان لگتا ہے
ہیں اولیاء یہاں ہر سمت مثل کا کہکشاں
دیار قطب جہاں آسمان لگتا ہے
ترے وفور کرم نے لگا دئے تالے
زبان والا یہاں بے زبان لگتا ہے
کرم ہے تجھ پہ مدار جہاں کا اے مضطر
ہرا بھرا جو ترا گلستان لگتا ہے

اپنا فسانہ

(منقبت)

گھرا ہوں بلاؤں میں مجھ کو بچانا قطب زمانہ قطب زمانہ
نہ اپنا فلک ہے نہ اپنی زمیں ہے تمہارے سوا اپنا کوئی نہیں ہے
سناؤں بھی کس کو میں اپنا فسانہ قطب زمانہ قطب زمانہ
سرِ حشر کوئی کسی کا نہ ہوگا گنہگار ہوں ہے تمہیں پر بھروسہ
غلاموں کو اپنے نہ بھول جانا قطب زمانہ قطب زمانہ
ہے گردش میں قسمت کا اپنی ستارہ فضائے گلستاں ہے برہم خدارا
نشیمن مرا بجلیوں سے بچانا قطب زمانہ قطب زمانہ
ہو نور نظر تمہیں پیارے نبی کے ہو لخت جگر فاطمہ و علی کے
حسینی و حسنی تمہارا گھرانہ قطب زمانہ قطب زمانہ
ہوئی تم سے آساں زمانہ کی مشکل سفینے نے پایا مرادوں کا حاصل
زمانے کے تم ہو تمہارا زمانہ قطب زمانہ قطب زمانہ
فنا کو بھی اذن بقا دینے والے غلاموں کو آقا بنا دینے والے
ہمارا بھی خفتہ مقدر جگانا قطب زمانہ قطب زمانہ
غم و رنج کی دھوپ جس وقت پھیلی تو اس وقت محضرِ عنایت یہ دیکھی
تمہارا کرم بن گیا شامیانہ قطب زمانہ قطب زمانہ

دم مدار

(منقبت)

کہا دم مدار بابا بیڑا ہوا پار بابا
سچے ہیں مدار بابا سچے ہیں مدار
سارے منش تمہری کرت ہیں جے جے
جناتن کی بھیڑ رہت ہے
آوت فرشتے ہیں کرنے نمسکار بابا
سچے ہیں مدار بابا سچے ہیں مدار
تمن جتی جب ہو گئے زندہ
کہن لگی یوں بی بی نصیبہ
بٹوا ہمار دونوں کیلو سویکار بابا
سچے ہیں مدار بابا سچے ہیں مدار
پورب سے آئیں کارے بدروا
منہ برسائیں کارے بدروا
طیبہ نگر سے آئے مست بیار بابا
سچے ہیں مدار بابا سچے ہیں مدار

ارغونی ہیں قصوری ہیں اور قصوری بھی نوری ہیں

نوری ہو تم اور نوری تمہرو گھربار بابا

سچے ہیں مدار بابا سچے ہیں مدار

منہ منہ تمہرو دلنوا چم چم چمکے تمہرو کلسوا

رم جھم رم جھم برسے درپہ انوار بابا

سچے ہیں مدار بابا سچے ہیں مدار

تمہرے منکر جو بھی رہت ہیں اور برا ولین کا کہت ہیں

ان دشمن پر پڑ گئی رب کی پھٹکار بابا

سچے ہیں مدار بابا سچے ہیں مدار

دنیا میں عزت لاکھ ہے مختصر

آپ کے در کی خاک ہے مختصر

آپ کے در سے پایا ہم نے وقار بابا

سچے ہیں مدار بابا سچے ہیں مدار

نسبت کے تار

(منقبت)

ہو دل میں عشق مدار نہ ٹوٹے ہوں نسبت کے تار

منقبت تب ہوتی ہے

ہم تو آقا دیوانے ہیں داتا ہم انجانے ہیں

آپ کے در پہ تو عرفاں کے کھلے ہوئے میخانے ہیں

ہوں ساقی میرے سرکار مئے عرفاں ہو پئے مئے خوار

منقبت تب ہوتی ہے

کیسے بھلا کر پاؤں گا تعریف مدار عالم کی

میں ذرہ ہوں اور وہ سورج چھوٹا منہ اور بات بڑی

ہو قائل اس کا بھی فنکار کرم فرمائیں جب سرکار

منقبت تب ہوتی ہے

دل پیاسا رہتا ہے اور آنکھیں ساون بن جاتی ہیں

بہتے ہوئے اشکوں کی دھاریں ایسن بن جاتی ہیں

جب جاگے یاد مدار ہو دل کے تاروں میں جھنکار

منقبت تب ہوتی ہے

وہ عالمگیری مسجد ہے ہمپ دربار عالی
ہے
وہ ارغوانی دروازہ ہے اور یہ نکی جالی
ہے
ہو ذروں سے بھی پیار نگاہوں میں ہوں درودیوار
منقبت تب ہوتی
ہے
جیون کی پیچیدہ ڈگر ہے اس میں کانٹے مت بونا
اے محشر اک لمحہ بھی تم ان سے غافل مت ہونا
لب اٹھے نگاہ مدار رکھو اس دل کو سدا ہوشیار
منقبت تب ہوتی
ہے

مدار کی جالیاں

(منقبت)

مدار تہری جالی سے ڈوری بندھی
طیبہ ما ہے نور بکھری
برسے جھما جھم رحمت کی بدری تمہری نگری
چمکے منوا ما نسبت کی بجری تمہری نگری
بھرے ہو من کی بھرے گگری
مدار تہری جالی سے ڈوری بندھی

محشر ما سنکٹ کی گھڑی ہے آقا جلی
سب کو اپنی اپنی پڑی ہے آقا جلی
پاپوں کے سر پہ دھری گھڑی
مدار تہری جالی سے ڈوری بندھی
انسانوں نے ڈالا ہے ڈیرہ تمہری دوریا
جن و ملائک کا لاگا ہے میلہ تمہری دوریا
در پہ کھڑے دنیا سگری مدار تہری جالی سے ڈوری بندھی

مصروف دعا

(منقبت)

ہر جانب میلہ سا لگا ہے ہر کوئی مصروف دعا ہے
سب کی ایک پکار حاضر ہیں سرکار ہم حاضر ہیں
گلیوں گلیوں گھوم رہے ہیں آقا کے مستانے
کوئی ان کی چادر چومیں کوئی سر پہ تانے
کہنے کا انداز جدا ہے لیکن سب کی ایک صدا ہے
ہم تم پر بلیہار حاضر ہیں سرکار ہم حاضر ہیں
ان کی سخاوت اللہ اللہ جو مانگیں سو پائیں

عالمگیر ادب سے آئیں دامن بھر لے جائیں

فیض ولایت جب بٹتا ہے دیکھ کے منکر بھی کہتا ہے

داتا شاہ مدار حاضر ہیں سرکار ہم حاضر ہیں

شیخ محمد لاہوری سا عشق کہاں ہے ممکن

گھر سے طواف خانۂ کعبہ کرنے چلے تھے لیکن

دنیا کی آنکھوں نے دیکھا قطب جہاں کو جان کے کعبہ

گرد پھرے سو بار حاضر ہیں سرکار ہم حاضر ہیں

کس کو سنائیں اپنی بپتا کون مدد کو آئے

اپنا بھی اور بیگانہ بھی دیکھ ہمیں کترائے

دکھ کے بادل چھائے سر پر اور بلا منڈلائے سر پر

کوئی نہیں غمخوار حاضر ہیں سرکار ہم حاضر ہیں

سارے ساتھی مطلب کے ہیں کس سے لگائے آس

دنیا ہے اک ریت کا دریا کیسے بجھائے پیاس

آپ کا جب مضطر کہلائے پھر کس کی چوکھٹ پہ جائے

بیری ہے سنسار حاضر ہیں سرکار ہم حاضر ہیں

قطب دو عالم آئے

(منقبت)

روشن کرنے ساری نگریا قطب دو عالم آئے

فاطمہ ثانی کے آنگن میں حوروں کا ہے جمگھٹا

شہر حلب کی گلیوں گلیوں جناتوں کا میلہ

اور ملائک دیں یہ خبریا قطب دو عالم آئے

شرک کی دھرتی پر مدت سے کفر کی کھیتی ہوئے

بیج اسلام کے جگ کے داتا ہند ماتم تے بوئے

نور سے چھلکے دیں کی گگریا قطب دو عالم آئے

قاضی مطہر جب بھی آئیں اپنے نین بچھائیں

عالمگیر نہ کیسے آکر اپنا سیس جھکائیں

پھیلی ہے چھو اور خبریا قطب دو عالم آئے

جھوم جھوم کے آئیں بدروا رم جھم مینہ برسائے

چاند بھی دیکھ کے پیاری صورت بدری میں چھپ جائے

جھومے نہ کیسے مست بیریا قطب دو عالم آئے

سارے جہاں نے عشق نبی کا جن سے سلیقہ پایا

مضطر آشا پوری ہوگی آج سے ہے آیا
لے کے کرم کی اپنی چدریا قطب دو عالم آئے

مرادوں کی چادر

(منقبت)

سر پہ مرادوں کی چادر ہے اور دلوں میں پیار اور حلبی سرکار
دیس سے ہم پردیس میں آئے دیکھن کو دربار او حلبی سرکار
آپ سے دیں کا گلشن مہکا رت آئی البیلی
لکھنؤ شہ مینہ سے چمکا شہ داتا سے بریلی
قطب غوری کی آمد سے جھوم اٹھا کولار اور حلبی سرکار
سید احمد اور محمد غوث پاک کے پیارے
رکن الدین حسن عربی ہیں بزم ولاء کے تارے
شمس الدین بھی مانگنے آئے ہیں فیض انوار اور حلبی سرکار
نسبت پاکے ناز ہیں کرتے جب مخدوم جہانی
خرقہ پاکے فخر نہ کیوں کرتے اشرف سمنانی
جن کی سرداری میں زمانہ آپ ان کے سردار او حلبی سرکار
اجلی اجلی دھوپیں پھیلیں ٹھنڈے سایے

موسم گل اور ریت کے سینے پہ ایسے لہرائے
اور امیدوں کی فصلوں پر رحمت کی بوچھار او حلبی سرکار
دیوانوں کا رہتا ہے ہر دم چاروں اور ہجوم
اپنا ہو یا غیر نہیں ہے کوئی بھی محروم
اور خدا فیض جسے دے آتا ہے سو بار او حلبی سرکار

دم دم زندہ شاہ مدار

(منقبت)

اللہ حق اللہ محمد صلی اللہ
علی ہیں ولیوں کے سردار دم دم زندہ شاہ مدار
ایک جگہ جو دیکھنا چاہو شاہی اور فقیری
قصوری دربار سے دیکھو مسجد عالمگیری
آپ کا روضہ کتنا حسیں ہے اب تو دل قابو میں نہیں ہے
آئے زباں پر بارم بار
اللہ حق اللہ محمد صلی اللہ
دل میں طلاطم آنکھوں میں آنسو آئے ہیں دیوانے
لو پھر عرس کا موسم آیا جھوم اٹھے مستانے

مستوں کی ہر سو بھیڑ لگی ہے آپ کے نام کی دھوم مچی ہے
کھلا ہے داتا کا بھنڈار
اللہ حق اللہ محمد صلی اللہ
قدم قدم رندوں کا جھرمٹ روش روش میخانے
ہر گوشے میں چھلک رہے ہیں ارغونی پیمانے
مستانے مخمور ہوئے ہیں رنج والم کافور ہوئے
دور ہوئے سارے آزار
اللہ حق اللہ محمد صلی اللہ
کشتی ہے دربار میں آئی بھر لے اپنی جھولی
جمع ہے انسانوں کا سمندر آئی ملنگوں کی ٹولی
یہ کتنا پیارا منظر ہے وجد میں اب ہر ایک بشر ہے
عجب ہے داتا کا دربار
اللہ حق اللہ محمد صلی اللہ
بجلی چمکے طوفاں آئیں نیا ڈگمگ ڈولے
لاکھ بلائیں آئیں پھر بھی دل مضطر کا بولے
اس کو کیوں گرداب کا ڈر ہو
جس کی زباں پہ شام و سحر ہو

ذکر تمہارا شاہ مدار
اللہ حق اللہ محمد صلی اللہ

شمع امید

(منقبت)

شمع امید خاموشی سی ہے لو مدار جہاں سے لگی ہے
میں مسافر ہوں تاریک شب کا ڈھونڈتا ہوں سحر کا اجالا
دیکھیے کب کرن پھوٹتی ہے لو مدار جہاں سے لگی ہے
جانے تقدیر میں کیا لکھا ہے ہر قدم اک نیا حادثہ ہے
جب مصیبت کوئی آپڑی ہے لو مدار جہاں سے لگی ہے
یوں تو کوئی نہیں ہے سہارا آسرا ہے چراغ حلب کا
جس نے دنیا کو دی روشنی ہے لو مدار جہاں سے لگی ہے
ہے انہیں پر مدار آخرت کا ہے انھیں کے سپرد اپنی دنیا
رہنمائی نہ کچھ رہبری ہے لو مدار جہاں سے لگی ہے
ہوگا کب میری شب کا سویرا میرے دل میں ہے غم کا بسیرا
پاس ہے عالم بے کسی ہے لو مدار جہاں سے لگی ہے
ہر طرف نفسی نفسی کا عالم کوئی ہمدرد ہے اور نہ ہمدم

ہاں کچھ امید ہے تو یہی ہے لو مدار جہاں سے لگی ہے

میرا بیڑا بھنور میں پھنسا ہے اور بد ظن میرا ناخدا ہے

اک عجب موڑ پر زندگی ہے لو مدار جہاں سے لگی ہے

زیست ہے یاس و آلام کا گھر سخت بے چین ہے قلب مضطر

گردشِ وقت دشمن بنی ہے لو مدار جہاں سے لگی ہے

ولیوں کے سردار

(منقبت)

ہر دکھیا ہر درد کے مارے کہ تمہی غمخوار

کرم کن زندہ شاہ مدار کرم ہو ولیوں کے سردار

کاش میرے دن ہوں ایسے کاش ہوں میری ایسی راتیں

ہر منظر میں آپ کے جلوے ہر محفل میں آپ کی باتیں

ہر اک غم ہر ایک خوشی میں کہیں یہ دل کے تار

کرم کن زندہ شاہ مدار کرم ہو ولیوں کے سردار

سامنے ہے سرکار کا روضہ زائرو تم کو اب کیا غم

بنا ہے حسنین کا صدقہ زائرو تم کو اب کیا غم

آؤ مل کر عرض کریں اب کھلنے کو ہے دربار

کرم کن زندہ شاہ مدار کرم ہو ولیوں کے سردار

ہم سارے ولیوں کی عظمت کرتے ہیں کرتے ہی رہیں گے

اور اپنے سرکار کی مدحت کرتے ہیں کرتے ہی رہیں گے

کہتی ہے کہتی ہی رہے گی دنیا بارم بار

کرم کن زندہ شاہ مدار کرم ہو ولیوں کے سردار

جلووں میں گم ہو جائیں گے دیکھ کے تیرا نوری پیکر

بس یہ تمنا ہے اے آقا بن جائے اپنا بھی مقدر

ہیں یہ گذارش لے کر آئے ہو تیرا دیدار

کرم کن زندہ شاہ مدار کرم ہو ولیوں کے سردار

کوئی کسی کو چاہے ہم تیری الفت کے مارے ہیں

ہم کو ترے دربار کے ذرے چاند ستاروں سے پیارے ہیں

اپنے قدم کی خاک بنا لو مضطرؔ کو سرکار

کرم کن زندہ شاہ مدار کرم ہو ولیوں کے سردار

غریب نواز

(منقبت)

صاحب سلسلہ غریب
نواز
وجہ قرب خدا غریب
نواز
نعمتیں معرفت کی پاتیں
ہیں
آپ سے اولیاء غریب
نواز
در سے اٹھ کے ترے برتی
ہے
رحمتوں کی گھٹا غریب
نواز
آپ سے دیں کی روشنی پھیلی
نور شمس الضحیٰ غریب
نواز
دل کو دیتا ہے دولت تسکیں
آپ کا تذکرہ غریب
نواز
ہم غریبوں پہ غم کے مارو پہ
ہے کرم آپ کا غریب
نواز
سیرت مصطفیٰ کا پیکر
ہے
آپ کی ہر ادا غریب
نواز
سمت مضطر بھی ہو نگاہ کرم
مونس بے نوا غریب
نواز

خواجہ کے شہر میں

(منقبت)

رتبہ ہے ریگزاروں کا خواجہ کے شہر میں
سر خم ہے کوہسارو کا خواجہ کے شہر میں
جن پہ پڑا ہے عکس جمال محمدی
طالب ہوں ان نظارو کا خواجہ کے شہر میں
لٹتے مسرتوں کے خزانے ہیں اس لئے
مجمع ہے غم کے مارو کا خواجہ کے شہر میں
دیوانے کے لہو سے ہیں کچھ خاص نسبتیں
یوں مرتبہ ہے خارو کا خواجہ کے شہر میں
آتے ہیں بھیک لینے یہ نور و جمال کی
مرکز ہے چاند تارو کا خواجہ کے شہر میں
دیوانے احترام سے پلکیں بچھائے ہیں
قبلہ ہے ہوشیارو کا خواجہ کے شہر میں

معتبر مدار فقیری سے دیکھئے ذرا
عالم ہے کیا نظارہ کا خواجہ کے شہر میں

بہتر کو سلام

جن سے روشن ہے جہاں ان مہ و اختر کو سلام
آئے مل کے کریں آل پیمبر کو سلام
جن کے کردار سے مظلوم کو ملتا ہے سبق
ان حسین ابن علی صبر کے پیکر کو سلام
جس نے قربانی قاسم کی سفارش کی تھی
ایسے جذبے پہ نثار ایسے برادر کو سلام
پیاس پہ جس کی تڑپتی ہی رہی موج فرات
اس وفاداریٔ عباس دلاور کو سلام
گوش دل سے تھی سنی جس نے حسینؑ آواز
ہم کریں کیسے نہ اس حر کے مقدر کو سلام
جس کی معصوم جوانی نے کیا دیں کو جوان
جو جوانی میں لٹا اس علی اکبر کو سلام
ایک پل بھی نہ ملا جس کو سکوں بعد حسین

تا ابد کیجئے اس عابد مضطر کو سلام
خوش ہے جو عون و محمد کو نچھاور کرکے
دو جہاں کرتے ہیں ان بچوں کی مادر کو سلام
جس کی مظلومی کی شاہد ہے زمین مقتل
کرتی ہے شام غریباں اسی دختر کو سلام
تیر کھا کر جو بیاباں میں کھلا مثل گلاب
اس تبسم پہ فدا اس علی اصغر کو سلام
جو مدینے میں تڑپتی رہی ہر اک کے لئے
آج کرتا ہے زمانہ اسی بے پر کو سلام
کربلا میں جو تھے انصار حسینی معتبر
کیوں فرشتے نہ کریں ان کے مقدر کو سلام

بنائے حرمت کعبہ

جانِ رسول فخر صحابہ حسین ہیں
لیکن نہ شمر سمجھا کہ کیا کیا حسین ہیں
وہ خود تو بوند بوند کو ترسا کئے مگر
تشنہ لبوں کے واسطے دریا حسین ہیں

اسلام کی حیات ہیں اور دیں کے ناخدا
لاریب رشک نوح مسیحا حسین تھا

یوں تو ہر اک شہید کا ہے مرتبہ بلند
لیکن سبھی شہیدوں میں یکتا حسین ہیں

دین رسول ہم کو ملا ہے رسول سے
لیکن بنائے حرمت کعبہ حسین تھا

اللہ رے خون فاطمہ زہرا کا احترام
عباس نے بھی کہا آقا حسین ہیں

محشر یہ فخر ہے کہ غلام مدار ہوں
اجداد میں مرے مرے آقا حسین ہیں

جہد عمل

(مرثیہ)

ہاتھ سے شبیر کے جام عطا پانے کے بعد
پیاس حر کی بجھ گئی بس ایک پیمانے کے بعد

کس قدر دشوار ہے جہد عمل کا راستہ
فتح ملتی ہے مگر نیزے پہ چڑھ جانے کے بعد

راستہ پائے گا جنت کا ہر اک مؤمن مگر
حضرت شبیر کی الفت میں کھو جانے کے بعد

کھل گئے تپتی زمیں میں کیسے کیسے لالہ زار
کربلا میں حضرت شبیر کے آنے کے بعد

غم شبیر کی تاثیر تو دیکھے کوئی
مطمئن ہوتی ہیں آنکھیں اشک برسانے کے بعد

مشک بھر کر جو اٹھا لے ایسے نازک وقت میں
اب کوئی شانہ نہیں عباس کے شانے کے بعد

درس ملتا ہے ہم کو اصغر معصوم سے
مسکرانا چاہئے تیر ستم کھانے کے بعد

یہ سمجھ کر حضرت قاسم نے دے دی زندگی
شمع حق پر جان دے گا کون پروانے کے بعد

جا سکے خیمے کے باہر پھر نہ انصار حسین
نور ایماں پھیلتا ہے شمع بجھ جانے کے بعد

گھر لٹا کر اپنا ثابت کر دیا شبیر نے
زندگی ملتی ہے محشر حق پہ مٹ جانے کے بعد

سینۂ پدر

(مرثیہ امام حسینؑ)

جب لٹا ہوا آیا قافلہ مدینے میں
ہو گئی بپا ہر سو کربلا مدینے میں

پوچھتے ہو کیا لوگو حال حضرت شبیر
جسم کربلا میں تھا قلب تھا مدینے میں

سینۂ پدر کی ہے جستجو سکینہ کو
کیسے مطمئن رہتیں فاطمہ مدینے میں

فاطمہ کا گھر دیکھو کربلا میں لٹتا تھا
کیوں نہ مضطرب ہوتے مصطفیٰ مدینے میں

سوچئے کہ صغریٰ پر کیا گذر گئی ہوگی
چھوڑ جب چلا ان کو قافلہ مدینے میں

بیٹیاں وہ جاتی ہیں سوئے شام ننگے سر
جو کبھی نہ نکلی تھیں بے ردا مدینے میں

کربلا میں اے مضطرؔ جس گلے پہ خنجر تھا
چوما تھا محمدؐ نے وہ گلا مدینے میں

صغریٰ

مجبور ہے لاچار ہے بیمار ہے صغریٰ
آلام و مصائب میں گرفتار ہے صغریٰ

اس آس میں اب آتے ہی ہوں گے مرے بابا
بے چینی سے تکتی در و دیوار ہے صغریٰ

بیمار ہے تکلیف سفر سہ نہیں سکتی
ہمراہ مگر چلنے کو تیار ہے صغریٰ

شہ نے کہا ہونا نہ پریشاں مری بیٹی
کوئی نہ ہو اللہ نگہدار ہے صغریٰ

ہم دور اگر ہیں تو پریشان نہ ہونا
نزدیک ترے بابا کا دربار ہے صغریٰ

آنکھوں میں ہے اب تک تری مظلومی کا نقشہ
لرزیدہ مرے دل کا ہر اک تار ہے صغریٰ

ہر فرد پہ حسرت کی نظر ڈال رہی ہے
دل کہتا ہے یہ آخری دیدار ہے صغریٰ

مضطرؔ کا نہیں کوئی بھی محشر میں سہارا
بس تیری عنایت کا طلب گار ہے صغریٰ

انعام بقا

اب نصرت شہ کو جھولے میں اک ننھا مجاہد تڑپا ہے
کیا جانئے کیوں دکھیا ماں کا سینے میں کلیجہ دھڑکا ہے
پچھم میں شفق کی لالی ہے یا آگ لگی ہے خیموں میں
ہے شام غریباں کا منظر یا شب کا اندھیرا پھیلا ہے
اے سلسلۂ باطل مٹ جا زنجیر ہیں پائے عابد نے
اے چادر شب پردہ کر لے بے چادر بنت زہرہ ہے
رحمت ہے لئے انعام بقا یا عرش سے ٹوٹا ہے تارا
ہے نور کا روشن مینارہ ابن علی کا لاشہ ہے
نیزے کی بلندی پر سر ہے تکبیر کا نعرہ لب پر ہے
اعلان یزیدی ہے جھوٹا قرآن کا دعوئ سچا ہے
اک آخری سجدہ کرنے کو شبیر چلے ہیں مقتل میں
کعبے کا تصور دل میں آنکھوں میں نبی کا روضہ ہے
شبیر نے نصرت کو دی صدا لبیک لب حر سے نکلا
اک آن میں جنت ملتی ہے خالق کا کرم جب ہوتا ہے
شبیر کے بچوں کے محضر جو خشک گلے تر کر نہ سکا
احساس ندامت تو دیکھو پانی پانی خود دریا ہے

حسین کی یاد

(مرثیہ)

ہر ایک روح میں ہے بس گئی حسین کی یاد
ہے مومنوں کے لئے زندگی حسین کی یاد
یہ منتیں یہ مرادیں یہ تعزیے یہ الم
سمجھ میں آیا ہے باقی ابھی حسین کی یاد
ملی مصائب دنیا سے زندگی کو نجات
غم والم میں اگر آ گئی حسین کی یاد
تیرا ہی ذکر ہے گھر گھر ترا ہی چرچا ہے
یزید مٹ گیا ہے آج بھی حسین کی یاد
حسین منی کہا ہے رسول اکرم نے
نبی کو یاد کیا جس نے کی حسین کی یاد
میں کیا کروں مرا وجدان مجھ سے کہتا ہے
تری نماز تری بندگی حسین کی یاد
نہ مجھکو چھیڑ تو فکر جہاں نہ دے آواز
ذرا ٹھہر کہ مجھے آ گئی حسین کی یاد

نہ جانے کتنی تک دنیا نے کروٹیں بدلیں
ہر ایک دور میں ہوتی رہی حسین کی یاد
فضول ناز جہنم کی فکر ہے تجھ کو
بچائے گی تجھے مضطرؔ علی حسین کی یاد

فرض کا احساس

(مرثیہ)

لٹ گیا باغ علی مرتضیٰ پردیس میں
چھن گئی زینب کے سر سے بھی ردا پردیس میں
اس لئے ہے پانی پانی شرم سے نہر فرات
پیاس سے بیتاب ہے آل عبا پردیس میں
قافلہ سالار جس کا مالک کونین ہے
بے کس و مجبور ہے وہ قافلہ پردیس میں
کیا ہے مفہوم عبادت یہ سمجھ میں آگیا
زیر خنجر شہ نے جب سجدہ کیا پردیس میں
دیکھتی ہی رہ گئی صغریٰ غبار کارواں

دیں سے جس دم چلا ہے قافلہ پردیس میں
ان محنت تھی کربلا میں کوئی وہ شامی سپاہ
اہل بیت پاک کا کوئی نہ تھا پردیس میں
امت احمد پہ یہ احسان ہے شبیر کا
دیں بچایا اپنا کٹوا کر گلا پردیس میں
زرض کا احساس بھائی کی وصیت کا خیال
اور تنہا زینب حرما زدہ پردیس میں
آگیا جس دم نظر مضطرؔ محرم کا ہلال
پھر کسی لمحہ نہ میرا دل لگا پردیس میں

مدینے سے کربلا

(نوحہ)

یزید کرتا ہے دیں کا سودا چلو مدینے سے کربلا میں
حسین کے دل میں ہے یہ جذبہ چلو مدینے سے کربلا میں
نہیں ہے کچھ جس کو پاس ایماں مٹانا جو چاہتا ہے قرآں
ہے ایسے ہاتھوں میں دیں کا جھنڈا چلو مدینے سے کربلا میں
حسین کہتے تھے راہ حق میں نثار ہو گھر تو غم نہیں ہے

کیا تھا نانا سے ہم نے وعدہ چلو مدینے سے کربلا میں

خبر جو تھے جبرئیل لائے وہ راز بن کر حجاب میں ہے

ہے بنّا راہِ خدا کا فدیہ چلو مدینے سے کربلا میں

ملا ہے نانا سے اذن ہم کو اٹھائیں دل پر ہر ایک غم کو

خدا ہے حافظ ہمارا سب کا چلو مدینے سے کربلا میں

پیوں شہادت کا جام ایسے جھکا ہو سر سامنے خدا کے

یہی مشیت کا ہے تقاضہ چلو مدینے سے کربلا میں

فریضۂ حج کے بعد جس دم نبی کے روضہ پہ حاضری ہو

ملے یہ محضرؔ کو کاش مژدہ چلو مدینے سے کربلا میں

سکینہ

(مرثیہ)

دیے بھی چپ خیمے جل چکے ہیں نہیں ہے اب روشنی سکینہ

جو کھو گئے دشتِ کربلا میں انہیں کہاں ڈھونڈتی سکینہ

لرز اٹھا ہائے سارا عالم فرشتے لائے نہ تاب اس دم

کہ لاشِ بابا پہ آ کے جس دم لپٹ کے رونے لگی سکینہ

غموں کے دن ہیں الم کی راتیں کرنے بھی اب کس سے پیاری باتیں

جدا ہوا عمر بھر کو اصغر عجیب سی ہو گئی سکینہ

تھا بدلا بدلا سا گھر کا نقشہ رہا نہ کچھ لٹ چکی تھی دنیا

ہیں اور احباب یاد آئے مدینے جب آ گئی سکینہ

یہ فکر عباس دل میں لے کر چلے ہیں خلد بریں کی جانب

نہ دشتِ کرب و بلا میں تیری بجھا سکا تشنگی سکینہ

جھکی جھکی سی تھی غم سے بوجھل فراقِ عباس سے تھی سکینہ

نہیں مرے پاس کچھ بھی محضرؔ کروں قدم پر جسے نچھاور

قبول ہو تو میں پیش کر دوں حقیر سی زندگی سکینہ

کوفہ تری دھرتی پہ

(مرثیہ)

کوفہ تری دھرتی پہ دو آئے ہوئے بچے

گلہائے رسالت ہیں مرجھائے ہوئے بچے

کچھ خواب میں فرمایا سرکار رسالت نے

لپٹے ہیں گلے باہم گھبرائے ہوئے بچے

مجبور ہیں بے کس ہیں جائیں تو کہاں جائیں

غربت میں یتیمی سے گھبرائے ہوئے بچے
پاتے نہیں چھپنے کی صحراء میں بھی جا کوئی
طوفان مظالم سے ٹکرائے ہوئے بچے
جس طرح سے چھاتی ہے بدلی مہ کامل پر
یوں گرد سے ہیں دونوں دھندلائے ہوئے بچے
کہتے ہیں کہ اے ظالم کر قتل مجھے پہلے
اس جینے سے ہیں شاید اکتائے ہوئے بچے
ظالم بھی لرز اٹھے جس وقت کہ پہنچے ہیں
دربار میں سر اپنا کٹوائے ہوئے بچے
گذریں تو شہادت کو صدیاں ہیں مگر اب بھی
احساس پہ دنیا کی ہیں چھائے ہوئے بچے
معلوم نہیں محشرؔ کس فکر میں بیٹھے ہیں
اک پیڑ کو سینے سے چمٹائے ہوئے بچے

غوث اعظم

زمیں غوث اعظم زماں غوث اعظم
پکارے ہے سارا جہاں غوث اعظم
صدا جس نے دی ہے جہاں غوث اعظم
ہیں پہنچے مدد کو وہاں غوث اعظم
ہو کیا تیرا رتبہ بیاں غوث اعظم
ولایت کے ہو آسماں غوث اعظم
یہ سب ان کی بندہ نوازی ہے ورنہ
کہاں مجھ سا عاصی کہاں غوث اعظم
جھکا دوں نہ کیوں میں جبینِ عقیدت
ملے جو ترا آستاں غوث اعظم
جو رازِ حریم الٰہی ہے محشرؔ
ہیں اس راز کے رازداں غوث اعظم

نعت

یہ کہکشاں مہ و اختر علی علی بولے
زمین کے سبھی منظر علی علی بولے
گئے جو عرش بریں پر نبی نے یہ دیکھا
ہر اک عرش کا منظر علی علی بولے
ہر اک سلسلہ مولیٰ علی سے ملتا ہے
سبھی ملنگ و کلندر علی علی بولے
ہے قاتلوں کے زباں پر نبی کی صدا
نبیؐ پاک کا بستر علی علی بولے
سبھی صحابہ ہیں خیبر کی فتح کے مشتاق
زبان حال سے خیبر علی علی بولے
وہ جس کے مولیٰ ہیں
اسی کے علی بھی مولیٰ ہیں

ہیں بلال و زید و ابو زر علی علی بولے
فرشتے مجھ سے سولات کی کریں بوچھار
تو اپنی قبر میں محشر علی علی بولے

نعت

کون کہتا ہے کہ کردار بہت کام آیا
حشر میں دامن سرکار بہت کام آیا
راستہ ملتا نا بھٹکتے ہوئے انسانوں کو
اسوۂ احمد مختار بہت کام آیا
ڈھونڈھتی پھرتی ہے دنیا کی مسرت مجھ کو
آپ کا غم مرے سرکار بہت کام آیا
خوف تھا غم تھا اندھیرا تھا مگر اے آقا
قبر میں آپ کا دیدار بہت کام آیا

مل کئے دین کے گلشن کو حیات ابدی
خون سبط شہ ابرار بہت کام آیا
تو نے پہنچا دیا مضطرؔ کو ہے آقا کے قریب
تو مرے اے دل بیمار بہت کام آیا

عرس سالانہ قطب عالم
علیہ الرحمۃ والرضوان

सालाना उर्स कुतबे आलम
अलैरहमतुल रिज़वान

نور نگاہ مصطفیٰ جگر گوشہ علی مرتضیٰ مصدر سلسلہ وقاییہ
مبلغ فیضان مداریہ امام الاصفیاء تاجدار
معرفت غواص بحر
طریقت دانائے
اسرار حقیقت حضور
سیدنا و مرشدنا قطب عالم
مولانا الحاج
سید کلب علی
جعفری المداری
الحسنی والحسینی

۲۵ صفر المظفر کو خصوصی اہتمام سے منایا جاتا ہے

Al-madar Offset Kanpur 9616584408